عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۵

مسلمان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے

مسلمانوں کا فن تعمیر

جانشین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلیفۃ الرسول بلا فصل صدیق اکبرؓ کون تھے!

ہم عصر حکمرانوں کے نام

حضورؐ کے تنبیہی خطوط

بیاد: امام اعظم ابو حنیفہؒ

زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری فاضل دیوبند شاگرد خاص حضرت لاہوریؒ مہتمم جامعہ ہذا

اہلسنّت والجماعت حنفی دیوبندی مسلک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ حنفیہ قادریہ

۲۸۵ جی ٹی روڈ۔ باغبانپورہ لاہور میں

داخلہ جاری ہے

جامعہ اپنے علاقہ میں ایک عرصہ سے دینی' اصلاحی خدمات انجام دے رہا ہے۔ شوال ۱۴۰۷ھ سے ایک نئے انداز سے تعلیم کا آغاز کیا گیا ہے جس میں ابتدائی عربی سے موقوف علیہ کے ساتھ چھٹی سے میٹرک تک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں حافظ قرآن یا پرائمری ذہین طلباء کو پانچ سال کے لیے داخل کیا جاتا ہے غریب مسافر طلباء کی رہائش و خوراک کا مدرسہ کفیل ہے نیز نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ درجہ حفظ میں بھی داخلہ جاری ہے داخلہ اختتام شوال تک جاری رہے گا (نوٹ) بغیر سرٹیفکیٹ کے داخلہ نہیں ملے گا۔ جامعہ میں ہر سال طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یادگار شہیداں جی ٹی روڈ نزد تھانہ شادباغ لاہور میں تقریباً پونے دو کنال جگہ برائے مسجد و مدرسہ خرید لی گئی ہے۔ جگہ کی تعمیر جاری ہے اہل ثروت اس صدقہ جاریہ میں خصوصی معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الداعی الی الخیر: قاری جمیل الرحمٰن اختر ناظم جامعہ ہذا

(۱۳) ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پاؤں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک جو انسان پیدا ہوگا۔ اس کے نبی صرف آپ ہی ہیں اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے۔ تعمیراتی سامان مثلاً سریہ، سیمنٹ، مارل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لیے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دارالعلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ
فون نمبر ۷۶۵ مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۹۴۴

ھوالشافی — افتخار الاطباء

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب
موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/ا سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۹ تا ۱۵ ذی قعدہ مطابق ۲۴ تا ۳۰ جون ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ، ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ 〃
ایشیا ــــ ۳۷۵ 〃

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد منظور عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــــ دین محمد فریدی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

شامتِ اعمالِ ما

سانحہ اوجڑی کیمپ کے بارے میں اگرچہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ لیکن مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی اسی موضوع پر تحریر اپنی انفرادیت کے پیش نظر قارئین ختم نبوت کیلئے اداریہ کے طور پر پیش کی جا رہی ہے

۱۱ اپریل کو اسلام آباد و سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان اوجڑی کیمپ میں گولہ بارود کے ذخیرہ میں آگ لگنے کا جو سانحہ پیش آیا وہ ایسا ہولناک تھا کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ جس میں سرکاری اطلاع کے مطابق سو سے زیادہ اور غیر سرکاری اطلاع کے مطابق ہزار سے زیادہ، افراد لقمۂ اجل بن گئے، بے شمار لوگ زخمی ہو گئے۔ بہت سے اعضاء و جوارح سے محروم ہو گئے لاتعداد مکانات منہدم ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وطن عزیز پر جن آلام و مصائب کی مسلسل بارش ہو رہی ہے مذکورۃ الصدر سانحہ ان میں ایک عبرت انگیز اضافہ ہے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو کوئی غیر معمولی واقعہ رونما ہو تو حکومت اس کی تحقیقات کے لیے کمیشن بٹھا دیتی ہے۔ لاکھوں روپیہ تحقیقات کے نام پر برباد کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بخت و اتفاق کا نظریہ ایک دہریے کا تو ہو سکتا ہے کسی مسلمان کا نہیں، مسلمان تو اس کا قائل ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے مشیت الٰہیہ کے ماتحت ہوتا ہے قرآن کریم میں بار بار اس حقیقت سے آگاہ فرمایا گیا ہے کہ دنیا میں جس قدر آلام و مصائب پیش آتے ہیں یہ سب ہمارے اعمال کا ردعمل اور ہماری بدعملیوں کی شامت ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہے: وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر (الشوریٰ: ۳۰) اور جو پڑے تم پر کوئی سختی سو وہ بدلہ ہے اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے بہت سے گناہ۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک (النساء: ۷۹) جو پہنچے تجھ کو کوئی بھلائی سو اللہ کی طرف سے ہے، اور جو تجھ کو برائی پہنچے سو تیرے نفس کی طرف سے ہے۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

حکومت حسب معمول اس سانحہ کی بھی تحقیقات کرائے گی اور اس کا نتیجہ بھی "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہوگا، اور چند دنوں کے بعد بات لوگوں کو بھول بھلا جائے گی۔ قرآن کریم کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں اس حادثہ کا اصل سبب تو احکام خداوندی سے بغاوت ہے۔ خصوصاً ان دنوں شریعت کے خلاف جو بار بار زہر اگلا جا رہا ہے اس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ پورے پاکستان کو اوجڑی کیمپ بنا دیا جاتے۔ ہماری بغاوت کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ۹ اپریل گذشتہ کو کراچی میں اپوا کانفرنس سے خطاب میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج ڈاکٹر جاوید اقبال نے قانونِ زنا پر کھلے الفاظ میں تنقید کی اور کہا:

"ہم نے پاکستان میں عورت کو نہ صرف اس قانونی تحفظ سے محروم کر دیا ہے جو اسے ضابطہ فوجداری کے تحت حاصل تھا بلکہ حقیقت پسند مصلحین کی خواہش کے مطابق وقت کے نئے تقاضوں اور قوم کی بدلتی ہوئی ضرورت کو مدنظر رکھ کر اجتہاد کے بغیر قانون زنا کو ایسی شکل میں نافذ کیا ہے کہ گنہگار اور معصوم میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا ہے اور پہلے ہی مظلوم عورت مزید ذلیل و خوار ہو گئی ہے"۔

انہوں نے کہا کہ قانونِ زنا کے نفاذ سے پاکستان میں عورت کے حقوق پامال ہوئے ہیں زنا بالجبر کا نشانہ بننے والی عورت کو ہمیشہ مجرم کے طور خود سزا بھگتنے کا اندیشہ رہے گا۔" (جنگ کراچی مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۸ء)

پاکستان سپریم کورٹ کے جج نے مندرجہ بالا فقرات میں اسلام کے قانون زنا پر جس باغیانہ اور کافرانہ انداز میں تبصرہ کیا ہے اس کے بعد یہ اندیشہ نہیں کہ اس قوم کو خسف و مسخ اور قذف و رجم کی سزا دی جائے، اس تقریر سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر جاوید اقبال میں اگر کوئی خوبی ہے تو بس یہ ہے کہ وہ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کے صاحبزادے ہیں، ورنہ ان کے عقائد و نظریات اسلامی نقطۂ نگاہ سے نہایت مایوس کن ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ تقریر چشم بددور اپوا کے اسٹیج پر ملک کے سابق وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو کی صدارت میں ہوئی۔ موصوف نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا:

"ان کے تین سالہ دور میں کوئی ایسا آرڈیننس نافذ نہیں کیا گیا جو قرآن وسنت کے منافی ہو۔ زنا آرڈیننس اور دوسرے کئی آرڈیننس انہیں مارشل لا کے ترکہ میں ملے ہیں۔"

"انہوں نے کہا کہ زنا آرڈیننس اور دوسرے کئی آرڈیننس ان سے پہلے کے نافذ کئے ہوئے ہیں۔ اگر ہمارے دور کے تین سال میں ایسا کوئی آرڈیننس بتایا جائے جو اسلام اور عوام کی خواہش کے مطابق نہ ہو تو میں اس کی تنسیخ کا فوراً اعلان کر دوں گا۔

(جنگ کراچی ۱۰ اپریل ۱۹۸۸ء)

اندازہ فرمائیے کہ پاکستان عدلیہ کا ایک اہم رکن اسلام کے قانونِ زنا کو بھرے جلسہ میں ظالمانہ کہتا ہے اور ملک کا وزیراعظم اس کی تائید وتصدیق کرتے ہوئے اسے مارشل لا کا ترکہ قرار دے کر اس پر معذرت کرتا ہے۔

۹ اپریل کو ان باغیانہ خیالات کا اظہار کیا گیا، دس اپریل کے اخبارات میں ان کی اشاعت ہوئی، اسی دن اوجڑی کیمپ کا حادثہ پیش آیا۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسلحہ کی بغاوت، ہماری بغاوت کا ردِ عمل ہے جس کا علاج یہ ہے کہ اس جرم سے توبہ کی جائے۔ اس سانحہ پر راقم الحروف نے جو ٹیلی گرام وزیراعظم کے نام بھیجا اس میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا۔ چنانچہ تار کا مضمون یہ تھا۔

"عزت مآب محمد خان جونیجو، وزیراعظم پاکستان، اسلام آباد

میرا خیال ہے کہ مسٹر جسٹس جاوید اقبال نے ۹ اپریل کو اپوا کے جلسہ میں جو ملحدانہ تقریر کی اور جس کی آپ نے معذرت پسندانہ توثیق وتائید کی، یہ قدرت کی جانب سے اس کا ردِ عمل ہے، حدِ زنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ قانون ہے جب خدا و رسول کے احکام کو اس طرح جلسۂ عام میں ٹھکرایا جائے اور ٹھکرانے والا بھی برسرِ اقتدار طبقہ ہو غضبِ الٰہی کا بھڑکنا محلِ تعجب نہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے الفاظ سے توبہ کریں اور یہ اعلان کریں کہ اللہ ورسول کے بیان فرمودہ تمام احکام کو ہم دل وجان سے قبول کرتے ہیں اور حکومت بلاخوف لومۃ لائم ان کو نافذ کرنے کی پابند ہے۔"

والسلام

محمد یوسف عفا اللہ عنہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

عام خیال یہ ہے کہ یہ سانحہ تخریب کاری کا نتیجہ ہے، کراچی کے واقعات میں بھی عوامی ذہن یہی ہے کہ یہ خاص گروہ کی کارستانی ہے لیکن حکومت ان واقعات اصل مجرموں کو پکڑنے سے قاصر رہتی ہے۔ اوجڑی کیمپ کے حادثہ میں بھی یہی ہوگا کہ اصل مجرم پردہ میں رہیں گے اور تحقیقات کا دھارا کسی اور طرف بہہ نکلے گا۔ ہماری رائے میں کمیونسٹ، قادیانی اور رافضی تثلیث ان حوادث وواقعات کی اصل ذمہ دار ہے۔ اس ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شعبہ خواتین کی صدر مس ناہید صاحبہ کا درج ذیل بیان بھی توجہ طلب ہے:

"اوجڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کرایا ہے۔"

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنما مس ناہید کا بیان۔"

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان شعبہ خواتین کی صدر مس ناہید جہاں لودھی نے وزیر اعظم پاکستان کے نام تحریری درخواست میں انکشاف کیا ہے کہ اوجڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی فوجی افسروں نے کرایا ہے، کیونکہ میزائلوں کا از خود چلنا ناممکن بات ہے ان کو صرف تربیت یافتہ فوجی چلا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میزائل ڈبوں میں بند ہوتے ہیں اور بغیر چارجنگ فیوز اور ڈیٹونیٹر کے فضا میں از خود اڑ نہیں سکتے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تمام میزائلوں میں ڈیٹونیٹر فٹ تھے۔ قادیانیوں کی بڑی تعداد ۲ روز قبل راولپنڈی سے باہر چلی گئی تھی۔ آرڈیننس ڈپو اوجڑی کیمپ کے قادیانی افسر ڈیوٹی سے غیر حاضر تھے۔ مس ناہید نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ تحقیقات کر کے تخریب کاری کے ذمہ دار افسروں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(جنگ کراچی ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی نماز قبول نہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو وہ مال قیامت کے دن ایک ایسا سانپ بنا دیا جائے گا جو گنجا ہو اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں پھر وہ سانپ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا جو اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تائید میں) قرآن پاک کی آیت ولا یحسبن الذین یبخلون (الآیۃ) پڑھی۔

فائدہ:۔ یہ آیت شریفہ مع اس کے ترجمہ کے دوسری فصل نمبر ۳ پر گذر چکی ہے۔ اس سانپ کی ایک صفت تو یہ بیان کی کہ وہ شجاع ہو جس سے بعض علماء نے نر سانپ مراد لیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شجاع وہ سانپ کہلاتا ہے جو دم کے اوپر سیدھا کھڑا ہو کر مقابلہ کرے (فتح الباری) اور دوسری صفت اس سانپ کی یہ فرمائی کہ وہ گنجا ہوگا اور گنجا اس واسطے کہا کہ سانپ جب بہت زیادہ زہریلا ہوتا ہے تو اس کے زہر کی شدت سے اس کے سر پر سے بال اڑ جایا کرتے ہیں اور تیسری صفت اس سانپ کی یہ بیان فرمائی کہ اس پر دو نقطے سیاہ ہوں گے۔ اس پر دو نقطے سیاہ ہونا بھی سانپ کے زیادہ زہریلا ہونے کی علامت ہے۔ ایسے سانپ کی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اور بعض علماء نے دو نقطوں کی بجائے سانپ کے منہ میں زہر کی کثرت سے دونوں جانب زہر کا جھاگ

ترجمہ کیا ہے۔ اور بعض نے دو دانت جو اس کے منہ سے باہر دونوں جانب نکلے ہوئے ہوں۔ اور بعض نے دو زہر کی تھیلیاں جو دونوں جانب لگی ہوئی ہوں ترجمہ کیا ہے۔ (فتح الباری)

اس حدیث پاک میں زکوٰۃ نہ دینے پر اس مال کا سانپ بن کر طوق پہنانا ذکر کیا ہے۔ اور پہلی حدیث میں آگ پر تپا کر داغ دینا گذرا ہے اور دونوں قسم کے عذاب قرآن پاک کی دو آیتوں میں بھی گذر چکے ہیں اور دونوں آیتیں دوسری فصل کی آیات کے ذیل میں گذری ہیں، دو عذابوں میں کوئی اشکال نہیں۔

مختلف اوقات کے اعتبار سے بھی فرق ہو سکتا ہے اور مختلف انواعِ مال کے اعتبار سے بھی اور مختلف آدمیوں کے اعتبار سے بھی، اور دونوں عذاب جمع بھی ہو سکتے ہیں۔

حضرت اقدس شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ سانپ بن کر پیچھے لگنے میں اور پترے بن کر داغ دینے میں فرق اس وجہ سے ہے کہ آدمی کو اگر مجملاً مال سے محبت ہو، اس کی تفصیل سے خصوصی تعلق نہ ہو، اس کا مال تو ایک شئے واحد سانپ بن کر اس کے پیچھے لگ جائے گا، اور جس کو مال کی تفاصیل سے تعلق خاطر ہو وہ روپیہ اور اشرفی گن گن کر رکھتا ہو اور جوڑ جائے اس کے روپے بنا کر رکھتا ہو تو اس کا مال پترے بنا کر داغ دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ جائے تو وہ خزانہ ایک گنجا دو نقطوں والا سانپ بن کر قیامت کے دن اس شخص کے پیچھے لگ جائے گا، وہ شخص گھبرا کر کہے گا، تو کیا بلا ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں جس کو چھوڑ کر آیا تھا۔ وہ سانپ اوّل اس کے ہاتھ کو کھائے گا پھر سارے بدن کو (ترغیب) قیامت کے دن عذابوں میں کثرت سے یہ بات ہے کہ جو شخص کسی عذاب کی وجہ سے ریزہ ریزہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا پھر عذاب کے مسلط ہونے کے واسطے اپنی اصل حالت پر عود کرکے دوبارہ عذاب کا محل بنے گا۔

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے، اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز بھی (قبول) نہیں۔"

فائدہ: یعنی نماز پر جو ثواب اللہ جل شانہ کے یہاں سے ملتا وہ بھی نہیں ملے گا اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا. ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ (کامل) مسلمان نہیں، اس کو اس کے نیک عمل فائدہ نہ دیں گے (ترغیب) (یعنی دوسرے نیک اعمال سے زکوٰۃ نہ دینے کا وبال نہیں ٹلے گا، اس کا مطالبہ بدستور رہے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس شخص کی نماز قبول

ایک اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو، جب اللہ جل شانہٗ نے (بیسیوں جگہ قرآن میں) نماز اور زکوٰۃ کو جمع فرمایا ہے تو اس کو علیحدہ نہ کر (کنز) (علیحدہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھی اور زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔

دینی معلومات کیلئے اقراء ڈائجسٹ کا مطالعہ کریں

ایک سلسلہ وار مضمون

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلویؒ

بیہقی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھنے لگیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب مبارک لگایا تو بالکل اچھی ہوگئیں، یہ معجزہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ظاہر ہوا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا اس لیے آپؐ لڑائی میں شریک نہ ہوئے، چنانچہ آپؐ نے غزوۂ خیبر پر ابوبکر صدیقؓ کو جھنڈا دے کر لڑائی کے لیے بھیجا، وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہ ہوا، دوسرے دن حضرت عمرؓ کو جھنڈا دیا، وہ بھی خوب لڑے لیکن قلعہ آج بھی فتح نہ ہوا، تب آنحضورؐ نے فرمایا کہ کل میں اس شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، اور وہ اللہ و رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ اس شخص کے ہاتھ سے کل قلعہ فتح ہوگا۔ تیسرے روز لوگ صبح کو جمع ہوگئے اور منتظر تھے کہ دیکھیے کس کی قسمت میں یہ سعادت آتی ہے؟ آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلایا، ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، لوگ علیؓ کو لائے، آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آنحضورؐ نے علیؓ کو بلایا اور بلا کر اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اسی وقت آنکھیں کھل گئیں اور درد جاتا رہا، حضرت علیؓ جھنڈا لے کر گئے اور قلعہ فتح ہوگیا۔

رزین نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک دن ابوبکر صدیقؓ کا ذکر چھڑ گیا، حضرت عمرؓ نے رو کر کہا کہ کاش میری زندگی کے سارے اعمال ابوبکرؓ کے ایک دن اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوجاتے، رات سے ابوبکرؓ کی وہ رات مراد ہے جس رات ہجرت کرکے راستہ کے ایک غار میں رات بسر کی تھی، رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ جب اس غار کے پاس پہنچے تو ابوبکرؓ نے آنحضورؐ سے کہا کہ آپؐ غار کے باہر رہیں، میں اندر جاکر صاف کر لوں تاکہ جو کچھ غار میں تکلیف دینے والی چیز ہو اس کے صدمہ سے آپؐ محفوظ رہیں، اور جو صدمہ پہنچے مجھ کو پہنچے۔ اور آپؐ ہر قسم کی گزند سے محفوظ و مامون رہیں۔

چنانچہ ابوبکرؓ غار میں اتر گئے اور جھاڑو دی تمام سوراخوں کو اپنا تہبند پھاڑ پھاڑ کر بند کیا۔ آخر میں دو سوراخ باقی رہ گئے تھے، ان کو اپنے دونوں پیروں سے بند کر دیا، اور پھر آنحضورؐ کو غار میں بلایا، آپؐ غار میں داخل ہوئے اور ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے اچانک ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکرؓ کا پاؤں کاٹ لیا۔ اس کے باوجود اس ڈر سے کہ میری حرکت سے آنحضورؐ کی نیند میں خلل نہ پڑے بالکل نہ ہلے لیکن زہر کی تکلیف اتنی زیادہ تھی کہ آنسو جاری ہوگئے، ابوبکرؓ کے آنسو آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک پر پڑے تو آپؐ جاگ گئے، پوچھنے پر حال معلوم ہوا تو آپؐ نے اپنا لعاب مبارک زخم کے پاس لگا دیا جس سے زہر کا اثر فوراً جاتا رہا لیکن ابوبکرؓ کی موت سے پہلے زہر ظاہر ہوا، اور اسی زہر کے اثر سے ابوبکرؓ کی وفات ہوئی۔

اور دن سے مراد وہ دن ہے۔ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا۔ اور عرب کے لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس دن ابوبکرؓ نے کہا کہ اونٹ باندھنے کی رسی جو آنحضورؐ کے زمانہ میں دیتے تھے، آج اسی رسی کو بھی دینے سے کسی نے انکار کیا تو میں اس سے جہاد کروں گا۔

عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ذرا نرمی کیجیے، ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ تم جاہلیت میں اتنے سخت تھے لیکن اسلام میں نرم ہوتے ہو! وحی کا اترنا بند ہوگیا اور دین مکمل ہوگیا ہے کیا میرے جیتے جی دین میں کمی پیدا کی جائے گی؟

اس واقعہ میں سانپ کے کاٹنے سے شفا پانا آنحضورؐ کا معجزہ ہے، مگر آخر زندگی میں زہر کے ظاہر ہونے میں یہ مصلحت خداوندی تھی کہ ابوبکرؓ کو شہادت کا مرتبہ نصیب ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات بھی اس زہر کے اثر سے ہوئی تھی جو خیبر میں آپؐ کو دیا گیا تھا۔

ابوالقاسم بغوی نے معاذ بن حکم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم غزوہ خندق میں شریک تھے، میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق میں اتارا، خندق کی دیوار سے ٹکرا کر میرے بھائی کا پاؤں سخت زخمی ہوگیا، جب میرے بھائی آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابھی گھوڑے پر سوار ہی تھا کہ آنحضورؐ نے ان کے زخمی پیر پر ہاتھ پھیر کر بسم اللہ کہا، فوراً وہ چوٹ اچھی ہوگئی۔ اور ذرا سی تکلیف بھی باقی نہ رہی۔

بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ بدر کے دن حبیب بن یساف رضی اللہ عنہ کے دونوں کاندھوں کے بیچ میں دشمن کی تلوار اس زور سے لگی کہ ایک طرف کا حصہ کٹ کر لٹک گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ان کے لٹکے ہوئے حصہ کو ملا کر دم کر دیا۔ تو وہ اتنا اچھا ہوگیا کہ حبیبؓ نے اسی لڑائی میں اپنے زخمی کرنے والے دشمن کو مار ڈالا۔

بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت

(باقی ص ۳۰ پر)

اسلام میں زکوٰۃ کی شرعی حیثیت

مرسلہ: مولانا محمد اسعد فاروقی

قرآن مجید میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ۸۲ مقامات پر ہے چنانچہ "اقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ" سے پورا قرآن بھرا پڑا ہے۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کے اوصاف جہاں جہاں بیان کئے گئے ہیں، وہاں بھی ہمیشہ یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ (مائدہ: ۵۵) آیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام کے بنیادی ارکان میں شمار فرمایا ہے، آپ کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو" (بخاری مسلم)

ضمام بن ثعلبہ کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ حضورؐ سے دریافت کیا کہ میں اللہ کی قسم دلا کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے اغنیاء سے زکوٰۃ حاصل کریں اور فقراء میں تقسیم کر دیں، آپ نے فرمایا کہ ہاں بالکل"

اس موضوع پر احادیث اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہے، وہ حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ لازم و ملزوم ہے اور صدیوں اور نسلوں سے اس پر عمل ہو رہا ہے ——— اللہ تعالیٰ نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو اسلام کی صحت و قبولیت، اس کے احکام کی بجا آوری، اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت کی علامت قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(ترجمہ) پھر اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ہ

(ترجمہ) لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے بھائی ہو جائیں گے، دین میں، اور ہم آیتوں کو علم والوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو اپنے خون اور اپنے مالوں کو مجھ سے محفوظ کر لیتے ہیں، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے"

بخاری و مسلم اور نسائی میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ

باقی صفحہ ۲۹ پر

عین ایمان ہے

محمد نور عاصی — اسلام آباد

نبی کے حکم پر حجت نہ کرنا عین ایماں ہے
کہا جائے جو کچھ وہ کر گزرنا عین ایماں ہے

ملی ہے جن کے صدقے سے ہمیں بھی دولت ایماں
سر محفل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

ہمیشہ یاد کر کے کربلا کے شہسواروں کو
نگاہوں کے کٹورے نور بھرنا عین ایماں ہے

یہی صدیق کی سنت ہے جان و مال جو کچھ ہو
نبی کے حکم پر قربان کرنا عین ایماں ہے

نگاہوں میں سجا کر حسن دو عالم کے جلوؤں کو
برائے دین حق جاں سے گزرنا عین ایماں ہے

تحفۃ الہند
ایک نایاب کتاب
جسے پڑھ کر امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ
اور ہزاروں ہندو اور سکھ مسلمان ہوئے۔
یہ عظیم کتاب مکتبہ مدنیہ کی وساطت سے پاکستان میں چوتھی مرتبہ شائع ہو گئی ہے۔
قیمت ۳۰ نہ ۲۵ صرف ۱۲ روپے
سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۱۶۸، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت چھپائی، تاجر حضرات کیلئے خصوصی رعایت
نوٹ: ۱۲ روپے سے زائد قیمت وصول کرنے والا اخلاقی مجرم ہوگا۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ مدنیہ

ہم عصر حکمرانوں کے نام حضورؐ کے تنبیہی خطوط

حافظ محمد شفیق نذیر —— قصور

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ ابتداء میں چند صحابیٔ رسول کے علاوہ قریش مکہ نے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر بے انتہا ظلم کیا جو آپ نے نہایت تحمل اور بردباری سے برداشت کیا۔ مکہ میں تیرہ سال تک قریش کا ظلم برداشت کرتے رہے، پھر وحی الٰہی سے آپ کو ہجرت کا مژدہ سنایا گیا، آپ اور صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ مگر قریش مکہ کے مظالم آپ کو تبلیغ خداوند تعالیٰ سے باز نہ رکھ سکے، مدینہ میں آپ نے ایک عالمگیر بھائی چارے کا نظام بنا کر دنیا میں اپنی اعلیٰ ظرفی و نیک خوئی کا اقبال منوایا، مکہ میں سرداران قریش کی طرف سے طرح طرح کے لالچ دیئے گئے، حکومت سونپنے تک کہا گیا، مکہ کی ہر خوبصورت لڑکی میں سے کسی کو بھی پسند کرنے کا اختیار دیا مگر ہادیٔ برحق، رحمۃ للعالمین نے ان سب چیزوں کو ٹھکرا دیا اور کہا "اگر تم میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج رکھ دو تو پھر بھی تبلیغ اسلام سے باز نہیں رہوں گا" آپ نے مشکلات کے صبر آزما مراحل سے گذرنے کے بعد آپ نے نعرۂ اللہ اکبر کے نعرے سے قیصر و کسریٰ کے محلات کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ آپ نے اپنا معمول خدا کی خوشنودی رکھا۔

اپنی نبوت کے ابتدائی تین سال آپ نے چھپ کر تبلیغ کی۔ پہلے اپنے گھر، اور اپنے عزیز و اقارب کو مائل کیا، پھر قبائل کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی خوش خلقی و شفقت کی بدولت ان قبائل کو راہ مستقیم پر چلایا جو صدیوں سے خونریزی میں مگن تھے، شراب، جوا، پانسہ، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور بد اخلاقی و بدکرداری جن کے جوہر فطرت تھے۔ پھر جب اندرونی حالات سازگار ہوئے تو آپ نے بیرون ممالک کی طرف توجہ دی۔ سنہ ۶ھ صلح حدیبیہ کے بعد آپ کو یہودیوں اور مشرکین مکہ کے جھمیلوں سے ایک حد تک فرصت ملی تو آپ نے سلاطین اور حکمرانوں کو مختلف ممالک میں خطوط کے ذریعے تبلیغ اسلام کی اور ایک خدا کی بندگی کی طرف مائل کیا۔

اس دور میں عرب کے آس پاس بڑے بڑے حکمرانوں میں قیصر "ہرقل روم" شاہ ایران، سلطان مصر، نجاشی حبشہ وغیرہ زیادہ مشہور تھے۔ آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس میں محمد رسول اللہ اس ترتیب سے لکھا ہوا تھا:

رسول اللہ
محمد

قیصر و کسریٰ دو بہت بڑی ریاستیں تھیں جیسے آج کل امریکہ اور روس ہیں، وہ حکمران حکومت کے نشہ میں چور تھے۔ انہوں نے کچھ توجہ نہ دی، مگر جب مجاہدین اسلام سر پر کفن باندھ کر نکلے تو انہوں نے ان شانہ بازی نے اسلام کو اپنا سب سے بڑا حریف پایا۔ ان کا نشہ جاتا رہا اور لوگ اسلام کے جھنڈے تلے داخل ہونے شروع ہو گئے۔ ان کا خوف ان کے دل میں بیٹھ گیا۔ ذیل میں چند خطوط دیئے گئے ہیں جو ان حکمرانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے ان کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام حضرات ان کو پڑھ کر اپنے اسلاف اور پیغمبر آخر الزماں سے سچی وابستگی کر لیں یہ سمجھ کر دنیا میں رب کے سوا ہمارا کوئی خالق نہیں اور اس کی طاقت کے آگے تمام ظاہری و باطنی طاقتیں ہیچ ہیں۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ہرقل قیصر روم کے نام:۔ ہرقل کے نام آپ نے یہ خط لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے رسول محمدؐ بن عبد اللہ کی طرف سے ہرقل قیصر روم کے نام:

جو سیدھے راستے پر چلا، اس کے لئے سلامتی ہے۔ اسلام لے آؤ سلامتی میں رہو گے، اللہ تمہیں دوگنا اجر دے گا، اگر تم نے روگردانی کی تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہاری گردن پر ہو گا۔ اے اہل کتاب! آؤ ہم آپس میں متفق ہو کر بات پر جمع ہو جائیں، اللہ کے سوا ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک و ساجھی ٹھہرائیں، اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو رب اور مالک نہ بنالیں۔ اگر تم انکار کرو تو گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار اور مسلمان ہیں۔ قیصر روم ملک شام میں آیا ہوا تھا، حضرت دحیہ کلبیؓ اس کے پاس خط لے کر پہنچے۔ ہرقل خط سن کر مسلمانوں کے سفیر سے عزت و توقیر سے پیش آیا اور حکم دیا کہ اگر کوئی عرب میرے ملک میں موجود ہو تو اسے بلایا جائے، اتفاق سے سردار قریش ابو سفیان وہاں موجود تھا، اسے حاضر کیا گیا۔ ہرقل نے اس سے چند سوالات پوچھے اور کہا "اگر تم نے سچ بولا ہے تو یہ سب پیغمبرانہ اوصاف ہیں، ہر زمانہ میں پیغمبر ایسے ہی گذرے ہیں، پھر کہنے لگا وہ دن دور نہیں جب میری سلطنت بھی اس پیغمبر کے زیر نگیں ہو گی، قیصر روم کی یہ بھی خواہش تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل کروں مگر سلطنت کے امراء اس کے آڑے آ گئے اور اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

کسریٰ پرویز کے نام:۔ آپ نے کسریٰ پرویز شاہ ایران کو یہ خط لکھا:

اللہ کے رسول محمدؐ کی طرف سے
کسریٰ شاہ ایران کے نام

جس نے راہ ہدایت اختیار کی اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، وہ امن و سلامتی میں رہا، میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں تمام کائنات کی طرف رسول بن کر آیا ہوں تاکہ ہر زندہ شخص کو اعمال بد کے نتائج و عواقب سے آگاہ کروں اور برے کاموں کی سزا سے

باقی صفحہ ۳۱ پر

مسلمانوں کا فن تعمیر

شاہ عمادالدین ۔ مانسہرہ

مسلمانوں نے اپنے اپنے وقتوں میں فن تعمیر کی ایسی عجائب کاریاں دکھلائیں کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ جاتے تھے۔

عباسی خلیفہ مقتدر باللہ نے اپنے لئے ایک خاص محل بنوایا تھا، اس کے اندر ایک بہت بڑا حوض تھا جس میں سونے چاندی کے مصنوعی درخت لگے ہوئے تھے۔ ان کی ہر شاخ اور اس کے پتے جواہرات اور موتیوں سے بنا کے لگائے گئے تھے۔ جواہرات کے میوے اور پھل لگے ہوئے تھے۔ ان درختوں کی شاخوں پر سونے چاندی کے پرندے اس عمدگی سے بنائے گئے تھے کہ جب ہوا چلتی تھی تو یہ سارے پرندے چہچہانے لگتے۔ اور ان سے دلنواز اور دلفریب آوازیں پیدا ہوتیں۔ حوض کے چاروں طرف پندرہ گھوڑے سواروں کے مجسمے اس طرح کھڑے تھے کہ سب ریشمی لباس پہنے شمشیر بکف تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ایک دوسرے پر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں اور دیکھنے والا انہیں اصل سمجھنے لگتا۔

اندلسی خلیفہ عبدالرحمن الناصر نے قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر قصر الزہراء کی تعمیر شروع کرائی جس کی تکمیل اس کے بیٹے الحکم نے کی۔ اس عمارت کی تکمیل پر دو کروڑ اشرفیاں خرچ ہوئیں۔ یہ محل ۲۷۰۰ گز لمبا اور ۱۵۰۰ گز چوڑا تھا۔ اس میں سفید اور سرخ پتھر کے ۴۳۰۰ ستون تھے۔ عجیب و غریب قسم کے سنہرے اور روپہلے حوض تھے۔ ان کے دہانوں میں شیر، ہرن، اژدہا، تیندوا، عقاب، ہاتھی، کبوتر، شاہین، مور، مرغ اور گدھ کے سر سونے کے بنے ہوئے تھے، جو بیش بہا موتیوں سے آراستہ تھے اور ان کے منہ سے پانی نکلتا رہتا تھا۔ اس محل کے وسط میں ایک بڑی مسجد تھی، جس کے تالابوں میں ہر قسم کی مچھلیاں رہتی تھیں۔

اسی طرح قصر الحمراء کی دیواریں مسلمانوں کی فن تعمیر بتلانے اور ان کی کاریگری کی عروج کی داستانیں بیان کر رہی ہیں۔ اس کے ستونوں میں سنگ مرمر بہت کم استعمال کیا گیا مگر کوئی ایسا مسالہ استعمال کیا، جس کی وجہ سے ان کے حسن و لطافت کو کوئی دوسرا ستون نہیں پہنچ سکا، اس کی چھتیں بھی بہت ہی حسین تھیں، ان میں ہاتھی دانت کا کام اور سونے چاندی کے تار استعمال کئے ہوئے تھے۔ ستونوں پہ [illegible] اس کی دیواروں پر [illegible] بادن تورنہ کے لیے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے، جو رنگ و روغن میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا ہوا کے ایک ہلکے سے جھونکے سے اڑ جائیں گے۔ یہ حسین و لطیف اور نرم و نازک بیل بوٹے صدیاں گذر جانے کے بعد بھی ویسے کے ویسے موجود ہیں۔ اس کے حسین محراب، دلفریب جالیاں، منقش دیواریں ایک سدا بہار باغ کا سماں دکھاتی تھیں، جس کے متعلق ایک مسلمان مورخ نے اسے دیکھنے کے بعد یہ رائے قائم کی تھی کہ ایسی حسین عمارت نہ آج تک بنی ہے اور نہ کبھی بنے گی۔

آج بھی اگر آپ اسپین کے شہر غرناطہ جائیں تو اس قصر کی رونق ویسے ہی نظر آئے گی، دیکھنے والا دلدادہ مبہوت ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید یہ عمارت آج ہی بنائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا سے [illegible] ہے۔

ضروری اطلاع

یاف الحسن سیفی خود کو مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت کا نمائندہ ظاہر کر کے بالائی علاقوں سمیت ملک کے مختلف حصوں میں ہفت روزہ کی خریداری اور مجلس کے لیے چندہ بٹور رہا ہے۔

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ شخص کو پرچے کے خریدار بنانے یا چندہ جمع کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے۔ بیرون ممالک اور پاکستان کے ہر علاقے میں مجلس کے نمائندے مبلغین اور ضلعی دفاتر موجود ہیں۔

نیز نمائندگان کی فہرست ہر شمارے کے دوسرے صفحہ پر بھی شائع کی جاتی ہے۔ کسی قسم کے رابطے (معلومات، رسالہ کی خریداری یا عطیات) کے لیے مجلس کے دفتر یا با اختیار نمائندوں سے رجوع کریں۔

— ادارہ —

قاری مسعود الحسن، جھوک دائرے (قصور)

جانشین خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلیفۃ الرسول بلا فصل صدیق اکبرؓ کون تھے؟

نام و نسب، خاندان: عبداللہ نام، ابوبکر کنیت، صدیق اور عتیق لقب، والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ۔ والدہ کا نام سلمیٰ اور ام الخیر کنیت۔ والد کی طرف سے پورا سلسلہ نسب یہ ہے۔

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القریشی التیمی۔

اور والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب یہ ہے۔ ام الخیر بنت بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ (طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث صفحہ ۱۱۹)

اس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں مرہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ صدیق اکبرؓ وہ شخصیت تھے۔

① جنہوں نے سفر میں ایک مبارک خواب دیکھا اور اسے بشارتِ عظمیٰ سمجھ کر واپس تشریف لائے۔ اور آتے ہی زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر دولت ایمان سے سرفراز ہوئے (غزوات حیدری)

② جنہوں نے تمام سوسائٹی اور متعلقین ان کے حشمت مرتب اور جاہ و جلال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و محبت کو ان پر ترجیح دی (غزوات حیدری)

③ جو اسلام میں داخل ہوئے تو ہزاروں لے کر آئے اور دنیا سے گئے، تو کوڑی بھی پاس نہ تھی۔

④ جن کی ایمانی تائید نشر و اشاعت کا باعث بنی۔

⑤ جن کا مطمح نظر بغیر صاحب نبوت کی رضا کے کچھ اور نہ تھا۔

⑥ جو شمع نبوت پر پروانہ وار قربان ہونا اپنے لیے فخر محسوس کرتے تھے۔

⑦ جن کے دل کو راحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ کے دیدار سے حاصل ہوتی تھی۔

⑧ جن کی زندگی کا سرمایہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا تھی۔

⑨ جن کا دستور العمل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا تھا اور بس۔ (بخاری شریف)

⑩ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے بغیر بے چین و بے قرار رہتے تھے۔

⑪ جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے خطبہ دینے کی جرأت کی۔ مخالفین کے مظالم کا نشانہ بنے۔ (تاریخ اسلام)

⑫ جو بے ہوشی سے ہوش میں آتے ہی اپنی تکلیف کو بھول کر دیدار پا کر خوش ہوئے۔ (تاریخ اسلام)

⑬ جنہوں نے اپنا سرمایہ قربان کر کے مظلوم بلالؓ کو محبوب حقیقی سے ملا دیا۔ (تفسیر خازن)

⑭ جنہوں نے اس قربانی کے نتیجے میں اتقیٰ کا لقب پا کر افضلیت کا حق حاصل کیا۔ (روح المعانی)

⑮ جنہوں نے مالی قربانی کے سلسلے میں خداوند عالم سے ابوالفضل کا لقب پایا۔ (ابن کثیر)

⑯ جنہوں نے معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی صلہ میں صدیق اکبر کا لقب پایا۔ (تفسیر فتحی)

⑰ جن کے کردار گفتار اور حرکات سکنات سے سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی تھی۔

⑱ جنہوں نے اخلاص و دیانت داری کے صلہ میں امن الناس کا خطاب پایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

⑲ جن کے قلب کے تزکیہ و تصفیہ کا ذمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا۔ (قرآن پاک)

⑳ جن کی ذاتِ گرامی صفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور نمونہ پیش کیا۔

㉑ جن کے احسانات عظیمہ کا اقرار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس نے کیا۔

㉒ جنہوں نے نو سال کی بچی عائشہ سلام اللہ علیہا کو حضور علیہ السلام کے عقد میں دے کر نجات دارین حاصل کی۔

㉓ جنہوں نے رؤسائے مکہ اور عمائد قریش کی سیاست کی پرواہ نہ کی۔

㉔ جن کو شب ہجرت رفاقت کے لیے رحمت عالم نے منتخب کیا۔ (احیاء القلوب)

㉕ جن کے دروازے پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بن بلائے تشریف لائے۔

㉖ جن کی رفاقت کو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ کی رفاقت پر سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجیح دی۔

㉗ جنہوں نے شب ہجرت بار نبوت اپنے کندھوں پر اٹھایا (غزوات حیدری)

㉘ غار ثور کے اندر فرزود جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جن کو غار کو مصفیٰ کرنے کی خدمت نصیب ہوئی (غزوات حیدری)

㉙ جن کی گود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آرام گاہ بنی۔ (سیرت حلبیہ)

㉚ جن کو اگر سانپ نے کاٹ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن سے دوا نصیب ہوئی۔

㉛ جن کے گھر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طعام غار میں پہنچتا رہا۔ (غزوات حیدری)

㉜ جن کی بیٹی کو رفاقت نبویؐ کے پیش نظر ابوجہل کی طرف سے ایذا پہنچی۔ (تاریخ اسلام)

㉝ جن کا فرزند کفار کے حالات کی جاسوسی کر کے رحمت عالم کی خدمت میں پہنچاتا تھا۔ (غزوات حیدری)

㉞ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے سارے گھر کا سرمایہ محبوب خدا کی خدمت میں پیش کر دیا۔ (سیرۃ حلبیہ)

㉟ جنہوں نے مال و جان عزت و آبرو سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کر دیا۔ (متفق علیہ)

(۳۶) جنہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تزویج سیدہ پر آمادہ کیا۔ (جلاء العیونؒ)

(۳۷) جنہوں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے رسول مصطفیٰؐ کے سامنے سیدہ کے متعلق خطبہ کیا (جلاء العیون)

(۳۸) جو وقتِ نکاح سیدہ کے گواہ بنے۔

(۳۹) جن کے تذکرہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح فرمایا (جلاء العیون)

(۴۰) جنہوں نے بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ کے لیے شادی کے کپڑے اور سامان خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

(۴۱) جن کے پسند کردہ سامان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا۔ (جلاء العیون)

(۴۲) خریدے ہوئے سامان کے انتخاب کے لیے جن کو صحابہ کرام رضوان اللہ نے منتخب کیا (جلاء العیون)

(۴۳) سیدہ کی تزویج سے جن کی تحریک کامیاب ہوئی۔ (جلاء العیون)

(۴۴) جن کو ہمارے قرآن میں صاحبِ رسول کا لقب نصیب ہوا۔ (قرآن پاک)

(۴۵) جن کو خدا تعالیٰ نے نصرت خداوندی سے تعبیر کیا۔ (قرآن پاک)

(۴۶) جن کو قرآن پاک نے ثانی اثنین کا لقب عنایت کیا۔ (القرآن)

(۴۷) جو نبوی صلی اللہ علیہ وسلم درسگاہ کے پہلے طالب علم تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

(۴۸) جنہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت کے سر مبارک پر اپنی چادر تان لی۔ تاکہ آقا اور غلام کے درمیان فرق واضح ہو سکے۔ (سیرۃ مصطفیٰ)

(۴۹) جنہوں نے غزوہ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ پہرہ داری کا حق ادا کیا۔

(۵۰) میدان بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں الحاح وزاری کرتا ہوا دیکھ کر جنہوں نے تسلی دی

(۵۱) جن کو غزوہ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے میمنہ کا سردار بنایا۔

(۵۲) ... میں قیدیوں کی رہائی اور فدیہ کے سلسلے میں جن کی رائے کے ساتھ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاق کیا۔

(۵۳) غزوہ احد میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو رہے اور انتشار کا عذر تک نہ کیا۔

(۵۴) جنہوں نے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (پ۴) کے مطابق لڑنے کے لیے اپنی جان کو پیش کر دیا۔

(۵۵) غزوہ خندق میں جن کی طرف سے ایک کافر بھی عبور نہ کر سکا

(۵۶) غزوہ خیبر میں جن کی سرداری سے یہودیوں کا غرور ٹوٹ گیا۔

(۵۷) سریائی فزارہ میں جن کو سردار بنا کر بھیجا گیا۔

(۵۸) ۹ھ میں جن کو امیر الحج کا خطاب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیب ہوا۔

(۵۹) غزوہ تبوک میں جنہوں نے اپنا سارا مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نثار کر دیا۔

(۶۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ثابت قدم رہے

(۶۱) وفات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے طاری شدہ پریشانی جن کے خطبے سے دور ہوئی۔

(۶۲) منبر پر جن کی بجلی کی کڑک نے نزول قرآن کا قصہ یاد دلا دیا۔

(۶۳) جن کے برمحل خطبے نے غلو فی الدین کو ختم کر کے اللہ کی توحید کا سکہ دلوں پر بٹھا دیا

(۶۴) جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کے سارے قرض ادا کر دیئے۔

(۶۵) جنہوں نے دستور مصطفیٰ کو برقرار رکھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برتاؤ کی تقلید کی

(۶۶) جن کی دلجوئی اور خبرگیری عشرتِ رسولؐ اور ازواج النبیؐ کے لیے باعثِ اطمینان تھی

(۶۷) جنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اپنا سارا گھر حاضر کر دیا۔ مگر قانونِ نبوت میں فرق نہ آنے دیا۔

(۶۸) جنہوں نے ارتدادی فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

(۶۹) جو لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ کا مصداق بنے

(۷۰) جنہوں نے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے مدعیان نبوت سے قتال کر کے مسئلہ ختم نبوت کو قیامت تک کے لیے درخشندہ و تابندہ بنا دیا۔

(۷۱) جنہوں نے لشکرِ اسامہ بھیجنے میں ذرہ بھر تامل نہ کیا۔

(۷۲) جنہوں نے اپنے دورِ خلافت میں یادگار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر نبانے مسجد میں تجدید نہ کی۔

(۷۳) انکارِ زکوٰۃ پر جو جہاد کے لیے تیار ہو گئے۔

(۷۴) جن کی خلافت فاروقی دور کے لیے باعثِ راحت و آسانی بنی۔

(۷۵) جن کے بھیجے ہوئے لشکر کی امداد ماء الفرس سے خود خدائے جل شانہ نے فرمائی۔

(۷۶) بحرین سے واپسی پر جن کی فوج کو سمندر نے خشک ہو کر راستہ دے دیا۔

(۷۷) قیصر و کسریٰ کے فتح ہونے کے مبادی جن کے زمانے سے شروع ہوئے۔

(۷۸) ہرقل بادشاہ روم کے دبدبے کے باوجود جنگ یرموک میں جن کو فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔

(۷۹) جنہوں نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ھَلْ مِنْ اَجِیْرٍ ہے۔ کوئی مزدور کے جواب میں اپنی ذات کو پیش کر دے۔

(۸۰) جنہوں نے بیت المال سے بقدر مَا یَکْتَفِیْ سے زیادہ خرچ نہ کیا۔

(۸۱) بوڑھوں اور مسکینوں کی خبرگیری کرنا جن کا شعار تھا۔

(۸۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے احب الرجال قرار دیا

(۸۳) جن کے لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے "ارحم اُمتی" فرمایا

(۸۴) جن کو زندگی میں شفیع المذنبینؐ نے صاحبی علی الحوض ہونے کی بشارت دی۔

(۸۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ جن کو سید کہول الجنت فرمایا۔

باقی صفحہ ۳ پر

خدا اور عزرائیل کا مکالمہ

محمد ابراہیم آرائیں رستم ۔ شکار پور

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے روحیں قبض کرنے والے فرشتے عزرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے عزرائیل آج تک جن لوگوں کی روح تو نے قبض کی ان میں سے کسی پر تجھے کبھی رحم بھی آیا؟ عزرائیل نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تو خوب جانتا ہے کہ روح قبض کرتے وقت میرا دل ہمیشہ دکھتا ہے لیکن تیرے حکم سے سرتابی کی مجال کہاں؟

خدا نے پوچھا: "بتاؤ تجھے سب سے زیادہ کس پر ترس آیا اور کس کی موت پر تیرا قلب تڑپا؟"

عزرائیل نے عرض کیا: "یا الٰہی ایک موت ایسی ہے جو بھلائے نہیں بھولتی" ——— ایک کشتی مرد و زن سے بھری ہوئی سمندر میں سفر کر رہی تھی، تو نے حکم دیا کہ اس کشتی کو فنا کر دے، میں نے کشتی کو پاش پاش کر دیا پھر تو نے فرمایا کہ سب مرد و زن کی روحیں قبض کر لیکن ایک عورت اور اس کے نوزائیدہ بچے کو چھوڑ دے میں نے اس حکم کی تعمیل کی، سب کی جانیں قبض کر لیں۔ ایک بہتے ہوئے تختے پر ماں اور اس کا بچہ رہ گیا، سمندر کی لہریں اس تختے کو اپنے ساتھ لئے آگے بڑھتی رہیں اور تیز ہوا نے اسے آناً فاناً سیکڑوں میل دور سمندر کے کنارے پر پہنچا دیا، میں اس ماں اور بچے کے بچ جانے سے بہت خوش ہوا، لیکن اسی آن حکم صادر ہوا کہ اے عزرائیل جلد ماں کی روح قبض کر اور بچے کو اکیلا چھوڑ دے۔ اے باری تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ یہ حکم پا کر میرا کلیجہ کانپ گیا تھا۔ اور جب میں نے اس طفل شیر خوار کو اس کی ماں سے الگ کیا ہے تو مجھے کس قدر تکلیف پہنچی تھی، اب اس واقعہ پر ایک مدت بیت چلی، لیکن وہ بچہ برابر یاد آتا ہے۔"

حق تعالیٰ شانہ نے عزرائیل کی بات سن کر فرمایا کیا تو جانتا ہے؟ کہ وہ بچہ اب کہاں اور کس حال میں ہے؟

آپ ہی کو علم ہے، اے پروردگار۔ عزرائیل نے عرض کیا۔

ارشاد ہوا، اے عزرائیل سن ..... جب تو نے ماں کی روح قبض کی اور بچے کو تنہا چھوڑ دیا تو ہم نے سمندر کی ایک موج کو حکم دیا کہ اس بچے کو احتیاط سے ایک ویران جزیرے میں ڈال دے، اس جزیرے میں ایک گھنا اور سرسبز جنگل تھا، یہاں صاف شفاف میٹھے پانی کے چشمے بہتے تھے اور بے شمار پھل دار درخت تھے، اس جزیرے پر ہم نے اپنے فضل و کرم سے محض اس بچے کی خاطر لاکھوں خوش نوا اور حسین پرندے بھیجے جو ہر وقت چہچہاتے اور نئے سے نیا راگ الاپتے تھے۔ ہم نے چنبیلی کے پھولوں اور پتوں کو حکم دیا کہ اس بچہ کا بستر تیار کرو تاکہ وہ اس پر آرام کی نیند سو جائے۔ ہم نے اسے ہر خوف اور ہر خطرے سے محفوظ کر دیا۔ آفتاب کو حکم دیا کہ اپنی تیز دھوپ اس پر نہ ڈال، ہوا کو فرمان دیا کہ اس پر آہستہ آہستہ چل، بادلوں کو حکم دیا کہ اس پر مینہ نہ برسانا، بجلی کو ہدایت کی کہ خبردار! اسے اپنی تیزی دکھا کر مت ڈرا، انہی دنوں جنگل میں بھیڑیئے کی مادہ نے بچے دیئے تھے، ہم نے اسے حکم دیا کہ اپنے بچوں کے ساتھ آدمی کے بچے کو بھی دودھ پلا۔ اس کی دیکھ بھال کر اور اسے کوئی گزند نہ پہنچنے دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ وہ تنہا اور بظاہر بے یار و مددگار بچہ پرورش پا کر خوب صحت مند اور بہادر ہو گیا، ہم نے اس کے پاؤں میں کبھی کانٹا بھی نہ چبھنے دیا۔ دنیا جہان کی نعمتیں اسے عطا کیں اور وہ ان کا شکر بھی ادا نہیں کرتا تھا۔ اور اب اے ملک الموت تو جانتا ہے وہ بچہ کہاں ہے؟

آپ ہی کو علم ہے اے پروردگار! عزرائیل نے سجدہ کرتے ہوئے عرض کیا:

"وہ بچہ نمرود بن گیا، اور اسی نے میرے خلیل ابراہیم کو آگ کے الاؤ میں جھونکا، اب وہ خدائی کا دعویٰ کر کے لوگوں کو میری راہ سے ہٹاتا ہے اور ان پر تشدد کرتا ہے۔"

نعت شریف

محمد مصطفےٰ آئے بہار اندر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی

بڑی مایوس تھی دائی حلیمہ جب گئی مکے
مگر آئی تو لے کر دو جہاں کا تاجدار آئی

حلیمہ دو جہاں قربان ہو تیرے مقدر پر
تیرے ادنیٰ مکاں میں رحمتِ پروردگار آئی

جنابِ آمنہ کا چاند جب چمکا مدینے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی

زمیں سے مہک اُٹھی ہے فضا عالم کی پیاری
کہ گیسو چوم کر اُن کے نسیم خوشگوار آئی

وہ آئے تو منادی ہو گئی سارے زمانے میں
بہار آئی بہار آئی بہار آئی بہار آئی

مرسلہ: عبدالغفور قاسمی

خوشخبری

امتحانات فاضل عربی / فارسی / اردو ایم اے عربی / وفاق المدارس / او۔ ٹی سی۔ ٹی / پی۔ ٹی۔ سی / ادیب و عالم کتب و خلاصہ جات کے لیے پاکستان میں واحد ادارہ

آزاد بک ڈپو
چوک اردو بازار لاہور
چوک اردو بازار سرگودھا

فہرست کتب آج ہی طلب فرمائیں

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

عورتوں کی جمعہ اور عیدین میں شرکت

س: بعض حضرات اس پر زور دیتے ہیں کہ عورتوں کو جمعہ، جماعت اور عیدین میں ضرور شریک کرنا چاہیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جمعہ، جماعت اور عیدین میں شریک ہوتی تھیں، بعد میں کونسی نئی شریعت نازل ہوئی کہ عورتوں کو مساجد سے روک دیا گیا۔

ج: جمعہ، جماعت اور عیدین کی نماز عورتوں کے ذمہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت زمانہ چونکہ شر و فساد سے خالی تھا، ادھر عورتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی اس لیے عورتوں کو مساجد میں حاضری کی اجازت تھی اور اس میں بھی یہ قیود تھیں کہ باپردہ جائیں۔ میلی کچیلی جائیں، زینت نہ لگائیں اس کے باوجود عورتوں کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں،

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خير لهن (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۹۶)

"اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔"

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلوٰتها في حجرتها. وصلوٰتها في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۹۶)

"عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

مسند احمد میں حضرت ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، آپ نے فرمایا۔ قد علمت انك تحبين الصلوٰة معي. وصلوٰتك في بيتك خير لك من صلوٰتك في حجرتك، وصلوٰتك في حجرتك خير من صلوٰتك في دارك وصلوٰتك في دارك خير لك من مسجد قومك، وصلوٰتك في مسجد قومك خير لك من صلوٰتك في مسجدي۔ قال: فامرت فبنيت مسجد في اقصى شيء من بيتها واظلمه۔ فكانت تصلي فيه حتى لقيت الله عز وجل (مسند احمد ص ۳۷۱ ج ۶، وقال الهيثمي ورجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن سويد الانصاري، ووثقه ابن حبان۔ (مجمع الزوائد ص ۳۳ ج ۲)

ترجمہ: مجھے معلوم ہے کہ تم کو میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے، مگر تمہارا اپنے گھر کے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور احاطے میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں میرے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے یہ ارشاد سن کر اپنے گھر کے لوگوں کو حکم دیا کہ گھر کے سب سے دور اور تاریک ترین کونے میں ان کے لیے نماز کی جگہ بنا دی جائے۔ چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق جگہ بنا دی گئی وہ اسی جگہ نماز پڑھا کرتی تھیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔

ان احادیث سے عورتوں کے مساجد میں آنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشائے مبارک بھی معلوم ہو جاتا ہے اور حضرات صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق بھی۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سعادت کی بات تھی، لیکن بعد میں جب عورتوں نے ان قیود میں

باقی صفحہ ۳ پر

قواعد و ضوابط آپ کے مسائل

- ایک خط میں تین سے زائد سوالات نہ ہوں۔
- سوالات بڑے اور صاف کاغذ پر خوشخط لکھے جائیں۔
- آخر میں نام اور مکمل پتہ ضرور لکھیں ورنہ گم ہونے کا احتمال ہے۔
- جواب کیلئے مناسب جگہ چھوڑی جائے۔
- جوابی لفافہ ضرور بھیجا جائے۔

صحابہ کرامؓ کی بے نظیر شجاعت

مولانا محمد اکرم طوفانی ـــ سرگودھا

کسی بھی انقلاب کے لئے افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے افرادی قوت کے بغیر کوئی بھی صالح انقلاب کا آنا ناممکن ہے. حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جس انقلاب کے داعی تھے. اُس کی بقاء اور ترویج میں صحابہ کرام کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا. اور قیامت تک ہر انقلاب اسلامی کے داعی کو صحابہؓ کے فارمولے پر عمل پیرا ہونا پڑے گا صحابہ کرام کی زندگی کے واقعات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اسلامی انقلاب تب ہی آسکتا ہے. جب ہم انہیں اصولوں کو لے کر چلیں انقلاب اسلامی کے دعویداروں کو کن اوصاف کا حامل ہونا چاہیئے. من جملہ اوصاف سے ایک وصف آخرۃ کا یقین اور عقیدہ ہے اس عقیدہ نے مسلمانوں کے دلوں میں جرأت اور دلیری بھی بھر دی تھی اور اسی آخرت کے عقیدہ نے صحابہ کے دلوں میں جنت کا عجیب وغریب شوق اور زندگی کی حقارت پیدا کردی تھی. جنت کو وہ اپنے سامنے دیکھتے تھے اور اُس کے لئے ایسی کوششیں کرتے تھے. جیسے ایک پیاسا اپنی پیاس بجھانے کے لئے کیا کرتا ہے معرکہ احد میں جب ایک کٹھن مرحلہ آیا اور اچانک شکست کا سا سماں پیدا ہوگیا انہوں نے دیکھا کہ سعد بن معاذ سامنے آرہے ہیں تو فرمایا کہ اے سعد بن معاذ خدا کی قسم جنت کی خوشبو اُحد پہاڑ کے اُس طرف سے آرہی ہے. پھر کیا تھا. خود انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے اسّی سے زائد زخم اُن کے جسم پر دیکھے کچھ تلوار اور کچھ نیزے کے اور کچھ تیروں کے تھے ہم نے اُن کو اس حال میں دیکھا کہ مشرکین نے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا. جس کی وجہ سے سوائے اُن کی بہن کے جس نے اُن کو انگلیوں کے پوروں سے شناخت کیا اور کوئی نہ پہچان سکا.

جنگ بدر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھو اُس جنت کی طرف جس کی وسعت زمین وآسمان ہے تو عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ اُس کی وسعت زمین وآسمان ہے. آپ نے فرمایا کہ ہاں کیا تم کو شک ہے تو کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ میں اُس کو حاصل کرلوں آپ نے فرمایا ہاں تم ضرور اُس کو حاصل کرلو گے وہ چند دانے کھجور کے نکال کر کھانے لگے پھر فوراً ہی خیال آیا کہ ان کھجوروں کے کھانے کا انتظار کروں گا تو وقت زیادہ لگے گا. یہ سوچ کر کھجوروں کو دور پھینک دیا اور میدان جہاد میں کود گئے اور جاتے ہی اللہ کی راہ میں شہادت پائی.

(مسلم شریف)

حضرت ابوبکر بن موسیٰ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ میرے ماں باپ میدان جنگ میں سینہ سپر تھے اور فرما رہے تھے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ **الجنة تحت ظلال السيوف** ۔ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے یہ جملہ سن کر ایک شخص بوسیدہ لباس میں اُٹھا اور پوچھنے لگا کہ اے ابوموسیٰ تم نے خود حضورؐ کو فرماتے سنا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں. وہ شخص اُٹھا اور ننگی تلوار لے کر دشمنوں کے جھگٹے میں داخل ہوگیا اور شہادت پائی.

●●●●●●●

خطۂ کوہسار مری

مری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری ۱۹۷۴ء میں باقاعدہ طور پر مری کا میں قائم ہوئی. جس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی ہیں. جن کی قیادت میں مسلمانان مری نے ۱۹۷۴ء کی تاریخی تحریک ختم نبوت چلائی اور مری سے قادیانی و لاہوری مرزائیوں کو اپنے منطقی انجام تک پہنچایا۔ ان دونوں مرتد ٹولوں کے مراکز پر مسلمانان مری نے کنٹرول حاصل کر لیا تھا، مگر ایک جنگل میں ایک قادیانی مندر موجود تھا جو کہ پورے سال ویران رہتا البتہ سیزن میں کچھ وقت کے لئے قادیانی بیرون ممالک کے مرزائی طلباء کو اس مندر میں لاکر ٹھہراتے رہے. مری کا ایک جنوبی کونہ کچھ عرصے کے لئے قادیانی مرتدوں کے جسم خبیث سے متعفن ہوجاتا، لیکن یہ تمام پروگرام مرزائیوں کا خفیہ ہوتا، عام طور پر کسی مسلمان کو یہ علم نہ ہوتا مگر ختم نبوت مری کے جیالے رضاکاروں، ختم نبوت یوتھ فورس کے مجاہدوں اور امیر مجلس الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کی عقابی نگاہیں اس مندر پر اور اس میں ہونیوالی سازشوں اور مرتدانہ سرگرمیوں پر رہتیں۔ بالآخر رحمٰن نے عرش پر یہ فیصلہ کر لیا کہ مری کے فرش پر شیطان کی یہ آخری عبادت گاہ زمیں بوس ہو جائے۔ "خدائی لشکر" نے اپنے ایمانی وجذبے سے عشق ابراہیمی پیدا کرکے آتش نمرود کو سرد کر دیا اور روحانی طاقت نے شیطانی مزار کو زمیں بوس کردیا۔ فللّٰہ الحمد: انگریز کی روحانی ذریت کو سرزمین مری جو عاشقان رسول ﷺ غلامان رسول ﷺ کی سرزمین ہے سے نکال دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی جنرل سیکرٹری مولانا محمد سعید عباسی، سیکرٹری اطلاعات مولانا سیف اللہ سیفی، مرکزی عہدیداران مولانا محمد زکریا مولانا وقار احمد، ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنماؤں مولانا عطاء الرحمٰن، محمد عاشق عباسی، محمد ارشد عباسی، عبدالقیوم قریشی۔ اعجاز احمد عباسی نے کہا ہے کہ رسول عربی ﷺ کا ایک عاشق بھی جب تک زندہ ہے، پاکستان کی سرزمین قادیانیوں کا قبرستان بنتی رہے گی انشاء اللہ۔

مسلمانوں کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے

محمد اقبال حیدر آباد

اور جو کوئی ایک مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔ (النساء)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قتل کیا گیا اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چلا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! کیا مقتول قتل کر دیا جائے اور یہ تم لوگوں کے درمیان ہوں اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چلے! اگر آسمان و زمین کے تمام مسلمان ایک مسلمان کے قتل پر جمع ہو جائیں تو ان کو اللہ پاک بغیر شمار کئے اور حساب لگئے بغیر عذاب کرے گا۔

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور کے زمانہ میں قتل کیا گیا۔ تو آپ نے ممبر پر تشریف لا کر خطبہ دیا اور کہا کہ تم نہیں جانتے کہ کس نے تم میں سے اسے قتل کیا؟ اور اس جملہ کو آپ نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ گواہ ہے ہم کو علم نہیں تو حضورؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ایک مومن کے قتل پر ساتوں آسمان اور زمین کے بسنے والے جمع ہو جائیں تو ان سب کو اللہ پاک جہنم میں داخل کرے گا مگر کوئی گھرانہ ہم سے بغض نہ رکھے گا۔ مگر اللہ پاک اس کو اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔

مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا بہت ہی تیرے افسوس کی بات ہے اپنا منہ اپنا تھپڑ۔ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر اپنی عزت کو نیلام کرنے والی بات ہے آج اخبارات بھری ہوتی ہیں کہ فلاں جگہ اتنے مسلمانوں کو مسلمانوں نے قتل کر ڈالا۔ مسلمان اتنا خوف خدا نہیں رکھتا کہ یہ تلوار یہ اسلحہ جو کہ دشمن کے خلاف استعمال ہونا چاہیے تھا۔ وہ مسلمان کے خلاف اُٹھے تو اس سے بڑھ کر انسان کے لئے ہلاکت اور خدا کا عذاب مول لینے کی اور کون سی بات ہوگی۔

مسلمان کو تو مسلمان کا جان نثار ہونا چاہیے نہ کہ قاتل مسلمان پر مسلمان زیادتی کرے ؟ مسلمان پر تو کافر بھی زیادتی نہیں کر سکتا۔ مسلمان پر تو زیادتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اب کیا کیا جائے کس سے کہا جائے ؟ یہ برادران یوسف کا معاملہ کس کے سامنے پیش کیا جائے۔ دشمن ہو تو بات کہیں۔ اپنوں کی بات کس سے کہیں۔ اپنوں کی اپنوں کے ساتھ ہی چپقلش ہو رہی ہے۔ مسلمان، مسلمان پر ہی ظلم کر رہا ہے۔ بس اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہتا کہ خدا کے سامنے گڑگڑانے کا موقع ہے اللہ تعالیٰ ہماری غلطیاں معاف کرے۔ ہمارے ہاں بھی سارے فرشتے نہیں۔ یہ سب اسلام سے ناواقفیت اور اسلام کے نام پر دھوکہ اور فریب دینے کا نتیجہ نکلا ہے۔

قرآن پاک نے انسانی جان کو یہ کہہ کر بڑی اہمیت بخشی کہ اگر کسی نے ایک فرد کی جان بچائی تو گویا اس نے سارے جہاں کے انسانوں کو بچا لیا اور جس نے ایک انسان کی جان ضائع کی تو گویا اس نے تمام جہانوں کے انسانوں کو ختم کر ڈالا۔

اسلام کا نزول ابتداءً جس ماحول میں ہوا وہ عرب کا ماحول تھا۔ وہ لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے پشتوں تک خون کا بدلہ خون سے لیتے رہتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر تلوار اٹھا لیتے تھے۔ اسلام نے اُن کی اس دختر زنی اور قتل کی قبیح عادت کی شدید مذمت کی اور انہیں متنبہ کیا کہ زندہ درگور لڑکیوں سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا کہ تم کو کس گناہ پر قتل کیا گیا۔ اور دلائل سے سمجھایا کہ رزق دینے والے ہم ہیں۔ اس بناء پر معصوم جانیں تلف نہ کرو اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل نہ کرو ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی۔

مومن کی عزت کعبہ کی عزت سے بھی زیادہ ہے میرے بعد کافروں کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (فرمان رسولؐ)

آج مسلمان کے لئے مسلمان کی جان، اس کا مال، اس عزت و آبرو حلال اور مباح ہو چکی ہے۔ مسلمان کی عزت و آبرو جسے ہمارے آقا و مولا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے برابر قرار دیا۔ جسے حرمت والے شہر مکے کے برابر قرار دیا آج اس کی عزت کو اس کی جان کو اس کے مال کو ہم پانی سے بھی زیادہ ارزاں سمجھتے ہیں۔

ہوگیا مانند آب ارزاں مسلماں کا لہو

یہ استعارہ نہیں یہ مبالغہ آرائی نہیں یہ حقیقت ہے کہ سیون اپ کی بوتل ساڑھے تین روپے کوکا کولا ساڑھے تین روپے مگر ایک انسان کی قیمت اس سے بھی کم ہے۔

اے اُمت مسلمہ اپنا بھولا ہوا سبق دوبارہ یاد کر۔ کتاب و سنت کی تعلیمات کو مشعل راہ بنا اور سوچ آخر کیا وجہ ہے کہ جس دین نے غیروں تک سے رواداری کی تعلیم دی تھی آج اسی کے ماننے والے دست و گریباں ہیں۔ قلوب خوف خدا سے خالی ہو گئے۔ اخلاقی پستی ہماری رسوائی کا باعث بن رہی ہے۔ اور ساری قوم اخلاقی کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کا ہم بڑا پرچار کرتے ہیں۔ لیکن عملاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بالکل دور ہیں۔ اس طرح ہمارا عشق رسول کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے پیش نظر اپنے اعمال پر بھر سے نظر کریں اور آپ کے طریقہ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔

مطالعات وتعلیقات

از حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

ہائے مرزا تو نے کیا کیا؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تو مرزائیوں نے سوال کیا کہ مرزا صاحب یہ تو بہت خوب، مگر آپ ہمارے نبی بن تو گئے لیکن یہ بھی بتلائیے کہ پہلی کتابوں میں بھی ہمارا نام ہے یا نہیں! تاکہ ہم لوگوں کو بتادیں کہ یہ مذہب کوئی نیا نہیں۔ مرزا غلام کو کیا تھا اس نے جھٹ پٹ سے مشورہ کا وعدہ کردیا، گفتگو طویل ہوتی گئی اور بحث نے یہاں آکر دم توڑا مرزا غلام نے کہہ دیا۔

نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس فرقہ مبارک کی خبر دی۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص۲۲۷)

بس پھر کیا تھا قادیانیوں کے وارے نیارے ہوگئے، انھوں نے بھولے بھالے مسلمانوں میں گمراہی کا بھالا بھادیا اور کہنے لگے کہ تم اس فرقہ کی کیا قدر سمجھو گے، اسے یہ تو وہ فرقہ ہے جس کی خبر کتب انبیاء میں آئی ہوئی ہے۔ بھولے بھالے مسلمان گو علم سے بہرہ ور نہیں مگر عقیدے میں بہت مضبوط تھے، انھوں نے کہا جناب عالی! ذرا ثبوت تو دے دو کس کتاب میں کس جگہ یہ لکھا ہے؟ اب قادیانی مبلغ کے ہوش وحواس اڑ گئے، پریشان ہیں کہ کہاں کہاں دیکھا جائے۔ بس ایک ہی جواب تھا کہ ہمارے حضرت نے فرمایا ہے۔

مگر افسوس کہ قادیانیوں کے حضرت بھی بڑے عجیب تھے، قادیانی مبلغ کو یہ سبق پڑھا کر چند دن بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک اور بیان داغ دیا کہ...

ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے۔ (ایضاً ص۱۸)

اور یہ بھی کہہ دیا کہ:

گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جانثار یہی نیا فرقہ ہے۔ (ایضاً ص۱۵)

اور یہ بھی لکھ دیا کہ:

گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ ــــــ جس کا میں پیشوا اور امام ہوں (ایضاً ص۱۸)

اور اس حقیقت کا اعتراف بھی کرلیا کہ:

اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے۔ (ایضاً ص۲۱)

اس اشتہار نے قادیانیوں کے اس صف ماتم بچھا دیا، کہاں یہ کہا جارہا تھا کہ کتب انبیاء میں اس کی خبر اور کہاں یہ اعتراف کہ "یہ تو ایک نیا ہی فرقہ ہے" بہت سے قادیانیوں پر بھی حقیقت حال کھلی اور انھوں نے توبہ کی۔ اور جو لوگ قادیانی جال میں پھنس چکے تھے، ہر موڑ پر یہ حسرت وافسوس کے ساتھ کچھ یوں گنگنا رہے تھے! ؎

ہائے مرزا تو نے کیا کیا ٭ کبھی کچھ تو کبھی کچھ کیا

مرزا کے مسیح کی قبور

مسلمانوں کا اعتقاد ویقین ہے کہ مسیح ایک ہی ہے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور وقت موعود پر آپ کا نزول ہوگا، پھر آپ بھی موت کا پیالہ پئیں گے اور آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں دفن ہوں گے، آپ کی یہی قبر ہے، بس۔

جبکہ قادیانیوں کا اعتقاد (اور عقائد کی طرح) اس سے مختلف ہے، اور خود مرزا غلام اور ان کے مریدوں میں بھی شدید اختلاف ہے۔ اور مسیح کی قبر کے بارے میں انہی میں شدید اختلاف واضطراب پایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مسیح پر چار مرتبہ موت آئی اور چار مختلف مقامات پر وہ دفن ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کا پہلا مسیح یہاں مرا!

اس بات کو عقل قبول کرتی ہے کہ انھوں نے (اپنے حواریوں نے) فقط ندامت کا کلنک اپنے منہ پر سے اتارنے کی غرض سے ضرور یہ حیلہ بازی کی ہوگی کہ رات کے وقت کہ انھیں کوئی بات یاد نہیں رہتی

مرزا صاحب خود بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ حافظ اچھا نہیں رہا یاد نہیں رہا اور یویو اپریل ۱۹۰۳ء (ص۱۵۳ حاشیہ)

مرزا صاحب کے ان چاروں جھوٹ سے قادیانیوں کو بھی اختلاف ہے، ان کا کہنا ہے کہ مسیح کی قبر چار جگہ نہیں بلکہ پانچ جگہ ہے اور وہی اصلی ہے۔ پوچھا گیا وہ کونسا مقام ہے؟ جواب ملا کہ قادیان دارالامان جہاں مرزا غلام کی قبر ہے۔ اور مرزا صاحب ہی اصلی مسیح ہیں، باقی چاروں نقلی تھے ؎

کس کی مانئے کس کی نہ مانئے
لائے ہیں بزم یار سے خبر الگ الگ

مرزا صاحب ایک سفید جھوٹ

جب مرزا صاحب اپنے کئی الہامات اور پیشگوئیوں میں کذاب ٹھہرے تو نہایت ہوشیاری سے ایک مسئلہ بنادیا کہ نبیوں کو بھی شیطانی الہام ہوا کرتا ہے۔ اسلئے اگر میرا الہام بھی غلط ہوگیا تو کیا فرق پڑ گیا، مرزا صاحب نے بائبل کے حوالے سے لکھا کہ:

بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا (ضرورۃ الامام ص۱۲ تقریر ویلیز ریسٹ)

غلط بالکل غلط۔ اللہ کے پیغمبر پر شیطانی الہام کا دعویٰ مرزا صاحب کے دماغ کی ایجاد ہے۔ پھر ایک دو نبیوں کے نہیں چار سو نبیوں پر شیطانی الہام ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرزا صاحب نے بائبل میں لکھا ہے کہ بات کو مبہم رکھنے کی کوشش کی ہے، جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ چار سو شخص اللہ کے نبی نہیں بلکہ بعل بت کے پجاری تھے جو اس وقت کی اصطلاح مروجہ کی رو سے بعل کے نبی کہلاتے تھے، اس وقت کے بادشاہ کو جو بعل کا پجاری تھا کسی دشمن سے مقابلہ پیش آیا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے پیش گوئی کر دی کہ آپ کو فتح ملے گی۔ ان کے جیسا کہ ان پر الزام لگا تھا۔ یسوع کی نعش کو اس کی قبر سے نکال کر کسی دوسری قبر میں رکھ دیا ہوگا اور پھر حسب قول مشہور زخواجہ کا گواہ ڈوڈ، کہہ دیا ہوگا۔ کہ جیسا کہ تم درخواست کرتے تھے یسوع زندہ ہوگیا۔ (ست بچن صفحہ ۱۶۴)

اس عبارت میں اس بات کی تصریح ہے کہ مرزا کا یہ اعتقاد کسی الہام کی بنا پر نہیں بلکہ عقل شریف کی یہ ساری شرارت تھی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مرزا صاحب کے نزدیک مرزا کا مسیح یروشلم ہی میں مرا اور قبر بھی یروشلم ہی میں ہے۔

مرزا صاحب کا دوسرا ارشاد بے بنیاد یہ ہے:

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا، پھر زندہ ہوگیا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳ طبع دوم)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا مسیح یروشلم کے بعد گلیل میں جا کر فوت ہوا اور اس کی قبر وہیں ہے۔ مرزا صاحب کے اس بیان میں جو ایک سچ اور ایک جھوٹ کا ذکر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہی جھوٹ ہے۔

مرزا صاحب کا تیسرا ارشاد بے بنیاد دیکھیے:

ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بہ سال جمع ہوتے ہیں۔ (ست بچن حاشیہ صفحہ ۱۶۴)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے مسیح کی یہ تیسری قبر بلاد شام میں ہے۔ یعنی یہ تیسری قبر ہے۔

مرزا صاحب کے مسیح کی چوتھی قبر یہ دیکھیے:

اور حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، کشمیر میں جا کر وفات پائی، اور اب تک کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔ (ست بچن حاشیہ صفحہ ۱۶۴)

مرزا صاحب کے ان چار اقوال کو سامنے رکھیے اور خود ہی سوچیے کہ مرزا صاحب کی کونسی بات سچی ہے؟ ہم تو صاف کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی ایک بات بھی سچی نہیں۔ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ یا پھر مرزا صاحب کے حافظہ کی خرابی مقابلہ میں ایک سچا نبی بھی تھا اس زمانہ میں، اس نے وحی الہی کی وجہ سے بادشاہ کو بتایا کہ تو شکست کھائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بائبل عہد نامہ قدیم میں سلاطین اول ۱۸ سے ۲۲ تک اس کی تفصیلات ملتی ہیں۔ اسی میں ایک مقام پر صاف لکھا ہے کہ:

تب ایلیاہ نے ان لوگوں سے کہا: ایک میں ہی اکیلا خداوند کا نبی بچ رہا ہوں، پر بعل کے نبی چار سو پچاس آدمی ہیں۔ (باب ۱۸ آیت ۲۲)

مگر مرزا صاحب نے ان چار سو پجاریوں کو نبی کے نام سے معروف کرا دیا اور اپنی امت کو سبق پڑھایا کہ نبیوں کا الہام بھی جھوٹا ہوتا ہے۔ اگر مرزا صاحب کے نزدیک یہ چار سو نبی نہ تھے تو کم از کم انہیں وضاحت کرنی چاہئے تھی کہ یہ اللہ کے نبی نہیں بلکہ بعل بت کے پجاری تھے، افسوس کہ مرزا صاحب نے ایسا نہ کیا، بلکہ صاف لکھ دیا

اس چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹی ظاہر ہوئی۔ (روحانی خزائن ۱۷ صفحہ ۴۵۶)

اور یہ بات تو مسلم ہے کہ وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم۔ اس لحاظ سے اگر مرزا صاحب بھی انہی کے زمرے میں ہیں اور الہامات غلط در غلط ہو رہے ہیں تو ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں اور انھیں بھی انھیں چار سو کے ساتھ ملاتے ہیں۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ کی صاحبزادی کی وفات پر اظہار رنج و غم

مولانا محمد جمیل خطیب جامع مسجد شہری دیپالپور، ڈاکٹر دین محمد فریدی، عبدالمجید ساجد نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات پر اظہار رنج و غم کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ سے اظہار تعزیت کیا ہے، اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرما دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما دے۔ آمین

نظر اور دھوپ کے چشمے
شفقت آپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
الآمنہ پلازہ
بالمقابل کیپری سینما
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۲۱۳۹۵۷

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ہمارا نظام تعلیم اور قادیانیت

محمد افضل نشتر میڈیکل کالج ملتان

اللہ تعالیٰ کا صد احسان اور لاکھ لاکھ بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا، مسلم گھرانے میں پیدا کیا اور ایک اسلامی مملکت عطا فرمائی۔ خدائے بزرگ و برتر کی ان نعمتوں اور احسانات کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے یہ ملک ہمارا ہے ہم لوگوں نے ہی اس ملک کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہے ہم نے ہی اس کی بہتری سوچنی ہے۔ اس کی ترقی اور تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہر شعبے میں اسلامی رنگ نمایاں ہو ہر ممکنہ خامیوں سے پاک ہو ایک پاکستانی مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ان خامیوں اور کمزوریوں کا پتہ لگایا جائے۔ ان کی نشاندہی کی جائے اور اپنی بھرپور کوشش کے ذریعے اس کمزوری کو رفع کیا جائے اس خامی کو دور کیا جائے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جب میں نے اپنے نظام تعلیم کا جائزہ لیا تو میرے علم میں اپنے نظام تعلیم کی چند ایک خامیاں آئیں جن کا زیادہ تر تعلق قادیانیت کی لعنت سے بھی بنتا ہے۔ ذیل میں انہی خامیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور چند تجاویز ان کے تدارک کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

۱۔ وہ والدین قابل قدر اور قابل صد ستائش ہیں جو اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور وہ نوجوان بھی لائق تحسین ہیں جو کہ دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اب ہونا تو یہ چاہیے کہ ان نوجوانوں کو دینی درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہونے والے طالب علموں کو عملی زندگی میں اسی طرح ملازمت کے مواقع فراہم کئے جائیں اور انہیں بھی یونہی نوازا جائے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو ملتی ہیں۔ مگر بدقسمتی سے وطن عزیز میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ دینی اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو دنیاوی علوم سے کما حقہ آگاہی نہیں ہے اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ حکومت دینی اداروں کے طلبہ کو بھی فارغ التحصیل ہونے پر ملازمت دے اور دینی اداروں کے نصاب میں دنیاوی علوم بھی شامل کئے جائیں۔

اسکولز اور کالجز کے نصاب میں اسلامیات کا کورس اتنا ہونا چاہیے کہ اس کے پڑھنے والے طلباء کو دین کے بنیادی عقائد و مسائل اور دیگر ضروری باتوں سے آگاہی حاصل ہو مگر مقام افسوس ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں اسلامیات کی صرف ایک چھوٹی سی کتاب پڑھائی جاتی ہے اور چھٹی جماعت سے لے کر تقریباً کالج کی سطح تک وہی نصاب رہتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامیات کے نصاب کو پھیلایا جائے اور اس میں ایسی چیزیں شامل کی جائیں جن کو پڑھنے کے بعد ایک مسلمان کو عام دینی مسائل سے واقفیت پیدا ہو اور وہ غیر مسلموں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دے سکے اور قصر اسلام میں نقب لگانے والوں سے آگاہ ہو۔

۳۔ عقیدہ ختم نبوت ایک ایسی چیز ہے وہ بنیادی مکمل عقیدہ ہے جس کی خاطر مسلمان سر دھڑ کی بازی لگا سکتے ہیں تحفظ ختم نبوت کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ تمام کاذب نبیوں کے بارے میں بھی جانتے ہوں مگر بدقسمتی سے عقیدہ ختم نبوت کو ہمارے سکولز اور کالجز میں وہ اہمیت نہیں دی گئی جو اسے ملنی چاہیے تھی اور منکرین ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں تو شاید ہی کسی درسی کتاب میں کوئی مواد ملے اس بنیاد پر میں حکومت سے پرزور اپیل کروں گا کہ درسی کتب میں عقیدہ ختم نبوت کو مکمل تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جائے اور قادیانیت، منکرین ختم نبوت کے بارے میں بھی چیپٹرز شامل نصاب کئے جائیں۔

۴۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان گردانتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو کافر گردانتے ہیں حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر اور ان کو اسلامی شعائر وغیرہ کے استعمال سے روک کر ایک نہایت احسن اقدام کیا ہے مگر ایک بات اہم اور توجہ طلب ہے وہ یہ کہ قادیانی طلبہ مسلمان طلبہ کے ساتھ زیر تعلیم ہیں اور وہ بھی اسلامیات پڑھتے ہیں جب قادیانی غیر مسلم ہے اور ہمیں غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ تو پھر ان قادیانی طلبہ کا اسلامیات کو پڑھنے بلکہ اسلامیات کی کتاب کو ہاتھ تک لگانے کا کیا حق بنتا ہے۔ قادیانی طلبۂ اسلامیات کی کتاب پڑھ کر اصل میں قادیانی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں اور یہ اسلام اور مسلمان دونوں کی بے ادبی ہے۔ اس لئے میں حکومت سے پرزور اپیل کروں گا کہ قادیانی طلباء کے لئے اسلامیات کے بجائے دوسرے مضامین رکھے جائیں۔ جیسا کہ دیگر اقلیتوں کے لئے ہے مثلاً اخلاقیات وغیرہ

۵۔ یوں اسلام دشمن اور غدار وطن لوگ ملک کے کسی بھی شعبے اور محکمے اور کسی بھی ادارے میں نہیں ہونے چاہئیں مگر دو شعبے ایسے ہیں جن میں ان عناصر کا مکمل عمل دخل نہیں ہونا چاہیے۔ ایک تو محکمہ دفاع اور دوسرا محکمہ تعلیم۔ میں اپنے موضوع کی مناسبت سے صرف محکمہ تعلیم کی بات کروں گا۔ محکمہ تعلیم میں بہت سے قادیانی ملازم ہیں جو کہ نہیں ہونے چاہئیں۔ قادیانی اساتذہ دوسرے ملازمین کے ساتھ ساتھ اسلامیات بھی پڑھاتے ہیں۔ جب قادیانی مسلمان ہی نہیں اور وہ ہمارے حقیقی اور سچے اسلام کو ماننے والے ہی نہیں تو ان کا اسلامیات پڑھانے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا

باقی صفحہ ۲ پر

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

مثالی معاشرہ کیسے تشکیل دیا جا سکتا ہے

محمد رفیق اعتصامی احمد پور شرقیہ

اسلام ایک کامل و اکمل دین ہے۔ اس کے اصول سادہ و واضح اور آسان فہم ہیں جن میں ہر شعبۂ زندگی کے بارے میں مکمل رہنمائی ملتی ہے۔ اسلام ایک منفرد معاشرتی نظام ہے جو اعتدال، ہمہ گیری، جامعیت اور عدل جیسی صفات سے متصف ہے۔ اس نظام میں بنی نوع انسان کی بھلائی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور سوسائٹی کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس کے حقوق و فرائض پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسلامی نظام معاشرت زندگی کے تمام گوشوں مثلاً سیاست، معیشت اور ثقافت پر حاوی ہے اس میں ہر فرد کو مساوی درجہ کے حقوق حاصل ہیں۔ رنگ، نسل، برادری، علاقائی، قبائلی مفادات یا لسانی تعصب کی بناء پر کسی سے امتیازی سلوک کی اجازت نہیں دی گئی اور بڑائی کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ تمہیں آپس کی پہچان ہو۔ تحقیق اللہ کے یہاں عزت اس کی سب سے زیادہ ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ جاننے والا ہے خبردار۔"

(الحجرات پ ۲۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا!

اے لوگو! بلاشبہ تم سب کا پروردگار ایک ہے اور بلاشبہ تم سب کے آباؤ اجداد ایک تھے۔ تم سب کے سب آدمؑ سے ہو۔ اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اللہ کی بارگاہ میں تم سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ صاحب تقویٰ ہے۔ سن لو نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر۔ سوائے اس کے کہ تقویٰ کی بناء پر (فضیلت) ہو۔"

(بخاری و مسند احمد)

اسلامی معاشرتی نظام میں ہمدردی، خیرخواہی، تعاون اور بھائی چارے کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ باہمی تعاون کی بنیاد نیکی پر ہے بدی پر نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور برائی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ (القرآن)

غیبت، بدی، حسد، بغض، اور کینہ جیسی حرکات کے لیے اس معاشرے میں کوئی جگہ نہیں۔

فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ نہ مرد مردوں سے مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔"

اور بدگمانی اور غیبت کی مذمت میں فرمایا!

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو! تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

(الحجرات پ ۲۶)

گھریلو زندگی اسلامی نظام معاشرت کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ گھر کو ایک چھوٹی سی سلطنت قرار دیا گیا ہے جہاں اقتدار فریقین یعنی خاوند اور بیوی کو حاصل ہوتا ہے جو ان کی رعایا (اولاد) کی بہتری کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔ دونوں کے کچھ حقوق و فرائض ہیں لہٰذا دونوں فریق جب اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھاتے ہیں تو معاشرہ کے مثالی افراد تیار ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ "مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس بناء پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔"

(النساء پ ۵)

آنحضرتؐ نے فرمایا!

"عورتوں کے بارے میں میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کا رویہ اختیار کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے زیر نگیں رکھی گئی ہیں۔ وہ اس لیے خود کچھ نہیں کر سکتیں اور تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔"

(مشکوٰۃ)

لہٰذا مثالی معاشرہ کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ میاں اور بیوی دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور اولاد کی اچھی تربیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اسلامی معاشرتی نظام میں تمام افراد مساوی حقوق رکھتے ہیں اور ان میں تعاون اور بھائی چارہ کی فضا پائی جاتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور فرمایا کہ مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں اور زبان سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اور فرمایا تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں کہ اگر جسم کے ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے تمام جسم تکلیف اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

اسی لیے اسلام ایک ایسا بین الاقوامی معاشرہ تشکیل دیتا ہے کہ تمام مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں بستے ہوں ایک ہی برادری کے افراد اور ایک دوسرے کے بھائی تصور کیے جاتے ہیں۔

گویا اسلام انھیں ایسے مضبوط رشتہ میں پرو دیتا ہے کہ ان میں رنگ نسل، زبان اور علاقہ کی بنیاد پر تمام فاصلے اور اجنبیت ختم ہو جاتی ہے۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا!

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اور اگر وہ تیری دعوت کرے تو قبول کرے، اور جب وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو تو یرحمک اللہ کہے اور اگر وہ تجھ سے کسی اچھے کام کے لیے مشورہ طلب کرے تو تو اس کو صحیح مشورہ دے، اگر وہ بیمار ہو جائے تو تو مزاج پرسی کرے، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔

(مشکوٰۃ)

لہٰذا ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اسلامی نظام معاشرت کا خاصہ ہے۔

معاشرہ میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک وہ جو قانون کا احترام کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو قانون شکنی کرتے ہیں اور معاشرے میں فساد پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے افراد کے لیے تعزیری قوانین کا ہونا اشد ضروری ہے، ورنہ امن و امان کی صورت حال پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلامی معاشرتی نظام میں ایسے افراد کے لیے سخت سزائیں موجود ہیں مگر ان کی ضرورت اسی وقت پیش آتی ہے جب لوگ اخلاقی ذرائع قبول کرنے سے انکار کر دیں اور انتشار و فتنہ کا خوف پیدا ہو جائے۔

آنحضرتؐ نے جب مدینہ میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تو اخلاقی مجرموں کے لیے احتساب کا بطور خاص انتظام فرمایا۔ آپؐ نے معاشرہ میں تعزیری قوانین کا نفاذ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی جائزہ جو پہلے بغض و عداوت اور اخلاقی جرائم کی آماجگاہ تھا اب امن و آشتی کا گہوارہ بن گیا، وہی لوگ جو پہلے ہر طرح کی برائیوں میں مبتلا تھے اب اچھے اخلاق و کردار کی زندہ تصویریں بن گئے جس کے نتیجہ میں ایک مثالی معاشرہ وجود میں آیا جس کی نظیر تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

آج ہمارے معاشرے میں بھی برائیاں اپنے عروج پر ہیں، قتل و غارت گری، لوٹ مار، بدعنوانی، رشوت خوری جیسے امراض اخلاقی اقدار کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ فحاشی و عریانی کا سیلاب ہے کہ امڈا ہی چلا آتا ہے، تخریب کاری، اور بموں کے دھماکوں سے سکون و چین مفقود ہو گیا ہے لسانی اور علاقائی تعصبات کے عفریت ہم کو نگلنا چاہتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی نظام معاشرت کے سنہری اصولوں کو نافذ کیا جائے، معاشرتی برائیوں کے خاتمہ کیلئے اسلامی تعزیری قوانین کو موثر بنایا جائے تاکہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں اسلامی اصولوں کی حکمرانی ہو اور مثالی معاشرہ وجود میں آ سکے۔

بقیہ: نظام تعلیم

وہ بچوں کے معصوم ذہنوں کو غلط راہ پر ڈال دیتے ہیں قادیانی اساتذہ اپنے نظریات و خیالات مسلسل بچوں کے ذہنوں اور دلوں پر نقش کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وطن عزیز کے باسیوں کو اس سے پہلے ایک تلخ تجربہ ہو چکا ہے مشرقی پاکستان میں اساتذہ کی اکثریت ہندوؤں کی تھی یا پھر ایسے لوگوں کی جنہوں نے پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا تھا ان اساتذہ نے اپنے نظریات کا خوب پرچار کیا اور اپنے خیالات کی یلغار جاری رکھی جس کی وجہ سے طلباء میں مغربی پاکستان کے خلاف نفرت بڑھتی رہی۔ اور نتیجہ کے طور پر ملک دو لخت ہو گیا اور بنگلہ دیش معرض وجود میں آیا۔ اسی بات کے پیش نظر دل میں یہ بات کھٹکتی ہے کہ کہیں خدانخواستہ قادیانی اساتذہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو جائیں چنانچہ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ محکمہ دفاع اور محکمہ تعلیم کو کلی طور پر قادیانیوں سے پاک کرے یا کم از کم ایسے عہدوں پر فائز نہ کرے جہاں وہ اپنے مذموم عزائم کو کامیاب بنا سکیں۔

بقیہ: نونہال

طرح بچے سے عذاب ہوتا ہے پانچ طرح دنیا میں، تین طرح سے موت کے وقت، تین طرح قبر میں، اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

◇ دنیا کے پانچ عذاب یہ ہیں۔

بزمِ ختم نبوت

اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں

امیر علی بنگالہ۔ حسن ابدال

میں اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ میں بڑی دلچسپی سے ختم نبوت کا رسالہ بھی پڑھتا ہوں اور ختم نبوت کا سپاہی بھی ہوں اور لوگوں کو ختم نبوت کی تلقین کرتا ہوں اور ان کو مرزائی دجالوں بے غیرتوں سے بچنے کی بھی تلقین کرتا ہوں۔

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

سید احمد سعید۔ خوشاب لودھراں

میں رسالہ ختم نبوت کافی عرصہ سے پڑھ رہا ہوں یہ ایک معلوماتی اور مذہبی رسالہ ہے اس سے علم میں اضافہ اور مذہب سے واقفیت ہوتی ہے بہت سے ایسے سوالات جو ذہن میں ابھرتے ہیں مگر جواب کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ملتا لیکن ان سوالوں کا جواب ہفت روزہ ختم نبوت میں دیکھ کر دل کو تسلی اور روح قلب کو تسکین ملتی ہے یہ رسالہ بہت ہی اچھا ہے جس کا پڑھنا ہر طالب علم اور ہر ذی شعور محب وطن اور محب دین کے لئے پڑھنا بہت ضروری ہے اس کے پڑھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے یہ رسالہ جہاں ہمیں بہت سی معلومات فراہم کرتا ہے وہاں آخری نبی رہبر انسانیت رحمت اللعالمین اور خاتم النبیین ﷺ کی زندگی مبارک کی بہت سی چیزیں پڑھنے کو ملتی ہیں جس سے جس سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ احادیث و روایات کا سلسلہ قابل قدر ہے

یوٹیلٹی سٹور اور قادیانی

محمد رفیق شاکر۔ مانسہرہ

رسالہ تحفظ ختم نبوت بے پناہ خوبیوں کا مالک مجلہ ہے جو کہ اب پاکستان کے ہر کونے میں اس کا انتظار ہوتا ہے مرزائیوں کے خلاف ہر شخص کچھ نہ کچھ ضرور جان چکا ہے ان کے مکر و فریب سے ہر شخص بخوبی واقف ہے ان کے مصنوعات خصوصاً شیزان کا بائیکاٹ تاجر حضرات حضور ﷺ سے اپنی بے پناہ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے کر رہے ہیں لیکن ان سب باتوں اور قربانیوں کے باوجود ایک ادارہ ایسا ہے جو ان منکرین رسول ﷺ کو مکمل تحفظ فراہم کر رہا ہے اور وہ ادارہ ہے یوٹیلٹی سٹورز اس ادارے کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے اور یہ شیزان کی تمام مصنوعات کے علاوہ قادیانیوں کی اور بہت سی مصنوعات دھڑا دھڑ فروخت کر رہے ہیں۔

یہ سلسلہ بہت اچھا ہے

نزاکت شاہین۔ مانسہرہ

میں کافی عرصہ سے اس رسالے کا مطالعہ کر رہی ہوں یہ بہت اچھا سلسلہ ہے اس نے قادیانیوں کی تمام برائیوں کے آگے سے پردہ ہٹا دیا ہے خدا کرے یہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے (آمین)

پرچہ تو معلوماتی ہے لیکن

محمد انور الفرح۔ جھنڈو

پرچہ تو واقعی معلوماتی اور خوب صورت ہے لیکن ہم نے اور ہمارے بعض دوستوں نے کئی خطوط لکھے لیکن شائع ایک بھی نہیں ہوا خدا جانے آپ کو ہم سے شاید عداوت ہے یا جانے خطوط کی باری نہیں آئی لیکن چار ماہ میں بھی نہیں آئی

صفحات بڑھا دیجئے

شیخ یعقوب زمان شیخ عبدالمجید مانسہرہ

ہم مستقل طور پر ختم نبوت کے قاری ہیں بلکے ما کنوں بڑی شدت سے اس انتظار رہتا ہے اور ایک ہی نشست میں ختم کر دیتے ہیں آپ سے گزارش ہے کہ اس کے صفحات بڑھا دیجئے یہ اور زیادہ دلچسپ ہو جائے گا۔ قیمت کی کوئی پرواہ نہیں۔ دن بدن اللہ اس کو ترقی دے رہا ہے ایک دن مرزائیت بالکل ختم ہو جائے گی۔ انشاءاللہ ختم نبوت کے تمام کارکنان کو اللہ دنیا و آخرت میں عزت دے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہے۔

اختر حسین رانا کا انٹرویو خوب تھا

محمد سلیم شیخ محمد بشیر بہاولنگر

مورخہ ۶ نومبر تا ۱۲ نومبر شمارہ نمبر ۲۱ میں اختر حسین رانا کے قبول اسلام کے بارے میں پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ اللہ رب العزت نے ایک انسان کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے انٹرویو کو پڑھ کر قادیانیوں کے بارے میں بہت معلومات حاصل ہوئیں اور ہمارے سامنے ایک قادیانی دور کا لاوا ہے اس سے بحث ہوئی لیکن لاجواب کر دیا۔ آپ سے گزارش ہے کہ اختر حسین رانا کا ایک مکمل اور مفصل مضمون اور انٹرویو شائع فرمائیں۔

بے چینی رہتی ہے

جمعہ گل ککلی گوٹھ ٹاؤن کراچی

میں ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں۔ یہ اتنا دلنشین ہے کہ حرف حرف پڑھے بغیر قلب سکون محسوس نہیں کرتا ہم رسالے کے لئے اتنی بے چینی ہوتی ہے کہ دوبارہ ختم نبوت کے علاوہ دوسرے سینکڑوں رسالے بھی یہ بے چینی دور نہیں کر سکتے۔ رسالہ ختم نبوت قادیانیوں کی گمراہی پر تیز نشتر ہے۔

ڈگری میں گمراہ کرنے پر قادیانی کی پٹائی

حفظ الرحمٰن ڈگری

ہفت روزہ پابندی کے ساتھ پہنچ رہا ہے۔ ہمارے شہر کی جامع مسجد کے خطیب محترم جناب حافظ غلام غوث صاحب کے نام رسالہ آتے ہیں الحمد للہ ہر رسالہ پڑھتے ہیں اور مسرت پاتے ہیں دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارے اسلاف کے چلائے ہوئے مشن کو جاری وساری رکھے ہمارے شہر میں ختم نبوت کا کام الحمد للہ ہو رہا ہے۔ حافظ غلام غوث صاحب ہر جمعۃ المبارک پر ان دجالوں کی گردن پر ختم نبوت کی تلوار فرور رکھتے ہیں کچھ ماہ ہوئے حافظ صاحب نے مسلسل اڑھائی تین مہینے ان مرتدوں کی مٹی پلید کی اب صرف ہمارے شہر ڈگری میں ایک یا دو قادیانی ہیں۔ میرا ایک دوست گھڑی ساز جس کا نام علی تراب ہے اس نے ایک گھڑی ساز قادیانی جس کا نام ظفر ہے اس کے پاس گھڑیوں کا کام سیکھا کافی سال گذر گئے آخر نتیجہ یہ نکلا کہ اس قادیانی نے علی تراب کو قادیانی بنانا چاہا تو علی تراب کے والد کو معلوم ہوا۔ اس نے مولانا حافظ غلام غوث صاحب کو بتایا تو ہم نے نوجوانوں کو اکٹھا کیا اور حافظ صاحب کی قیادت میں اس قادیانی کے گھر گئے۔ الحمد للہ اللہ پاک نے علی تراب کو ہدایت دی اور وہی علی تراب جس نے دس سال تک اسے استاد بنایا آج اس کا دشمن بنا بیٹھا ہے علی تراب نے ظفر کی خوب پٹائی کی ابھی وہ ظفر ڈگری چھوڑ کر بھاگ گیا ہے ہمیں اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے اور ایس ایچ او صاحب نے کئی بار بلایا ہم نے خوب ڈٹ کر جوابات دیئے۔ ظفر کی دوکان پر قرآن پاک کی آیات لکھی ہوئی تھیں پولیس کی نگرانی میں ہم نے وہ آیات محفوظ کریں اب وہ دوکان مسلمانوں کے پاس ہے۔ حالات بھی ٹھیک ہیں شیزان کا بھی بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔

دل کی دھڑکن

عزیز اللہ آزاد نارتھ کراچی

رسالہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے دل کی دھڑکن بن چکا ہے میں نے کئی دینی رسالے پڑھے مگر جتنی معلومات ختم نبوت سے ہوئی کسی بھی رسالہ سے حاصل نہیں ہو سکی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قادیانیت کو صحیح طور پر پیش کیا ہے جس سے ہر مسلمان کو ان کی نئی چالاکیوں کا پتہ چلتا ہے۔

امت کا ترجمان

محمد فاروق شاہ ہزارے جاتے کمپنی کراچی

احقر نے آپ کا شمارہ ختم نبوت پڑھا اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ آپ کے شمارہ ختم نبوت میں اپنی کمپنی کا اشتہار دینے کی توفیق عطا فرمائی یہ شمارہ درحقیقت امت کا ترجمان ہے اور جس لگن اور انتھک محنت سے یہ ادارہ وہ کام انجام دے رہا ہے جو ہم جیسے کمزور لوگ انجام نہیں دے سکتے گویا اس کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اللہ رب العزت اپنا کام اپنے لوگوں سے خود لے رہے ہیں

قادیانیوں کے خلاف مہم کے نتائج

خواجہ امتیاز احمد شال چناری

میری دعا ہے کہ رسالہ مزید ترقی کی منزلیں طے کرے دیگر جب سے آپ نے شیزان کے بائیکاٹ کی مہم چلائی ہے اس کے بہت سے فائدہ اور اچھے نتائج سامنے آتے ہیں ہمارے قصبہ کے لوگوں نے شیزان کا بالکل بائیکاٹ کر دیا ہے کیونکہ یہ قادیانی فیکٹری سے تیار ہوتی ہے۔

نبی اکرمؐ کی سیرت

ثریا انجم ہائی اسکول مانسہرہ

نبی اکرمؐ کی زندگی بڑی سادہ اور عادات نہایت پاکیزہ تھیں آپؐ کے دل میں محبت و شفقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی سچائی اور دیانتداری آپؐ کا شیوہ تھا۔ گفتگو میں سادگی اور دلکشی تھی ہمیشہ "السلام علیکم" کہنے میں پہل کرتے تھے غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں کی امداد کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے بچوں کے ساتھ پیار، بڑوں کے ساتھ مہربانی اور غلاموں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے حضورؐ نے اپنی سچی تعلیم سے پورے عالم عرب کی کایا پلٹ دی اپنے پاکیزہ اعمال کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے قوم کے اندر پرہیزگاری تقویٰ، ایمان، اتحاد، اسلام کی خاطر جہاد اور شہادت حاصل کرنے کی روح پھونک دی آپؐ کی تعلیمات نے خدا سے اپنے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے جوڑ دیا اور ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں آپؐ نے ایک پسماندہ معاشرہ کی ذہنی، اخلاقی، سماجی اور سیاسی حالت بدل ڈالی۔

پرچہ کی اشاعت کو مزید بڑھایا جائے

محمد عمر فیروز آبادی خضدار بلوچستان

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین بہرحال کوشش اور لگن سے جاری رکھیں انشاء اللہ یہ رسالہ مزید بکثرت پڑھا جائے گا مزید تمام مسلمانوں سے عرض ہے کہ قادیانیوں اور مرزائیوں سے کسی قسم کی لین دین نہ کریں اور رسالہ ختم نبوت کو زیادہ سے زیادہ خریدا کریں اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت اور مرزائیت کا نام ونشان رہتی دنیا تک مٹ جائے گا انشاء اللہ، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو بہت ترقی عطا فرمائے اور ختم نبوت کے صدقے ہمارے سب گناہوں کو معاف فرمائے آمین۔ کبھی آپ نے سوچا!

شمع رسالت پروانو

قاری احمد علی ندیم سرگودھا

شمع رسالت کے پروانو سے درخواست ہے کہ وہ بطور مشن کے اس رسالہ کی اشاعت کو بڑھائیں اس کی اشاعت میں اضافہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہوگا یہ رسالہ ہر مسلمان کی دینی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

اربابِ اقتدار سے مطالبہ

محمد یحییٰ ، ضلع لاہور

اس فتنۂ زماں کو وطن سے نکال دو
اس طفلِ قادیاں کو وطن سے نکال دو

اسلام اس کے نام سے بدنام ہو گیا
اس کفر کے نشاں کو وطن سے نکال دو

کہتا ہے بات بات پہ کافر جو آپ کو
اس شخص بدزباں کو وطن سے نکال دو

اہلِ وطن کو تم سے ضیاؔ ہے مطالبہ
اس مسندِ جہاں کو وطن سے نکال دو

علم

محمد سراج نعمانی

مشہور حدیث رسول ہے کہ!

"ہر مسلمان پر علم کا حصول فرض کیا گیا ہے۔ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت کیا طلب علم سب لوگوں پر فرض ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں لیکن ہر شخص کو اتنا علم ضرور حاصل کرنا چاہئے کہ اپنے دین سے فائدہ اٹھا سکے۔"

علم سے مراد علماء کرام کے نزدیک دنیاوی معلومات نہیں بلکہ دینی علوم ہیں۔ دین کے سلسلے میں کسی بھی مسئلے کے پیش آنے کی صورت میں کسی صاحب علم سے سوال کر کے اپنی ضرورت علمی کو پورا کرنا طلب سے علماء کرام نے علم دین کے دو شعبے بیان فرماتے ہیں پہلا شعبہ فرض عین ہے جس کا سیکھنا اور سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہے جیسے اقرار توحید و رسالت، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ پر اجمالی اعتقادی علم سیکھنا ہے جبکہ دوسری قسم فرضِ کفایہ ہے۔ جس میں دیگر علوم دینیہ و دنیوی شامل ہیں۔ امام حسن بصریؒ نے فرض کفایہ کی تفصیل پیش کرتے ہوئے چھ باتیں فرمائیں۔ فرمایا کہ چھ باتیں ایسی ہیں جنہیں ایک گروہ انجام دے دے تو باقی لوگ سبکدوش ہو جاتے ہیں اور سب لوگ یک لخت ترک کر دیں تو سب کے سب گناہ گار ہو جاتے ہیں۔ ۱۔ جہاد ۲۔ میت کی تجہیز و تکفین ۳۔ نماز جنازہ ۴۔ فتویٰ دینا ۵۔ خطبہ جمعہ سننا (کیونکہ تنہا امام کے لیے خطبہ پڑھنا جبکہ سامعین نہ ہوں جائز نہیں) اور ۶۔ نماز باجماعت۔

علم کی مثال دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"جس علم و ہدایت کے ساتھ خدا نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال تیز بارش برسنے کی سی ہے اس سے ایک زمین سیراب ہوتی ہے اور اس میں بہت سا سبزہ اگا دوسری زمین بھی سیراب ہوئی اور اس نے پانی جمع کر لیا جس سے مخلوق خداوندی کا بھلا ہوا۔ انھوں نے اسے پیا اس سے کھیتی باڑی کی آب پاشی کی، لیکن ایک زمین ایسی ہے جس نے نہ سبزہ پیدا کیا نہ پانی جمع کیا۔ یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے دین الٰہی میں مہارت حاصل کی اور میری لائی ہوئی ہدایت سے فائدہ اٹھایا۔ پھر وہ لوگ ہیں جنھوں نے خود علم حاصل کیا، اس پر عمل کیا، اور دوسروں کو سکھایا، اور پھر ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے میری ہدایت قبول کی نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھایا۔"

ایک اور موقع پر فرمایا کہ!

"تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء بہت ہیں اور ناطق کم ہیں، مانگنے والے تھوڑے ہیں اور دینے والے بہت ہیں۔ لیکن ایسا زمانہ بھی آنے گا جب علماء کم ہوں گے اور ناطق بہت ہوں گے، دینے والے کم ہوں گے اور مانگنے والے بہت ہوں گے۔ اس زمانے میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔"

"ادھی بال" علم کا حصول اتنا آسان نہیں۔

حکیم جالینوس سے کسی نے پوچھا کہ!

"اپنے تمام ساتھیوں کی نسبت آپ نے کیسے علم و حکمت حاصل کر لی؟"

جالینوس نے جواب دیا کہ میں نے کتب بینی کے لیے چراغ پر اس سے زیادہ خرچ کیا جتنا وہ شراب پر خرچ کر چکے ہیں اسی طرح بزرجمہر سے پوچھا گیا کہ!

"آپ نے اتنا علم کیسے حاصل کر لیا؟"

جواب دیا "کوے کی طرح صبح سویرے اٹھ کر، گدھے کی طرح ثابت قدم رہ کر"

حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو نصیحت کی کہ تین ارادوں سے علم حاصل نہ کرنا۔

۱۔ ریا کے ارادے سے، ۲۔ بحث مباحثے کے ارادے سے ۳۔ فخر و مباہات کے ارادے سے۔ اور تین ارادوں سے علم کو ترک نہ کرنا۔ جہل کی محبت سے، علم کی ناقدری سے، طلب علم میں شرم سے۔

حضرت عیسٰیؑ کا ارشاد ہے کہ!

"حکمت کو اہل سے باز نہ رکھو کہ گناہ ہے۔ نااہل کے سامنے پیش نہ کرو کہ حماقت ہے، مہربان طبیب کی طرح جو کہ جو دوا کا استعمال وہیں کرتا ہے

جہاں مفید ہوتی ہے۔"

عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ!

"علم نیت سے شروع ہوتا ہے پھر توجہ سے سننا، پھر سمجھنا، پھر یاد رکھنا، پھر عمل کرنا اور پھر علم کی ترویج و اشاعت ہے"

کسی کا قول ہے کہ!

"علم کا چھپانا ہلاکت ہے اور عمل کا چھپانا نجات ہے" کسی اور بزرگ نے فرمایا!

"نہ عالم سے بحث کرو نہ جاہل سے اگر کرو گے تو عالم اپنا علم چھپائے گا اور جاہل پیٹنے پر بوجھ بن جائے گا۔"

ماں

میمونہ طاہرہ، سرگودھا

○ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

○ ماں کے بغیر گھر قبرستان لگتا ہے۔

○ سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں

○ سے موم کیا جاسکتا ہے۔

○ ماں کو پیار کسی کو جتانے اور دکھانے کا نہیں۔

○ آسمان کا سب سے بہترین تحفہ ماں ہے۔

○ ماں کا پیار سب سے بہترین اور خوبصورت ہے

○ اسی بات سے ہمیشہ بچو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا دے۔

○ ماں کا نام سنتے ہی آنکھوں کے سامنے شفیق چہرہ آتا ہے۔

دینی معلومات

طارق معاویہ، خانیوال

○ صحابہ کرامؓ میں حواری رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت زبیر بن العوامؓ

○ صحابہ کرامؓ میں خلیل رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت ابوذر غفاریؓ

○ صحابہ کرامؓ میں فقیہ الامت کس کا لقب تھا؟

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ

○ صحابہ کرامؓ میں میزبان رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت ابوایوب انصاریؓ

○ صحابہ کرامؓ میں محبوب رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت زید بن حارثہؓ

○ صحابہ کرامؓ میں ہمراز رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت عمر فاروقؓ

○ صحابہ کرامؓ میں خادم رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت انس بن مالکؓ

○ صحابہ کرامؓ میں خطیب رسول کس کا لقب تھا؟

حضرت ثابت بن قیسؓ

○ صحابہ کرامؓ میں سیف اللہ کس کا لقب تھا؟

حضرت خالد بن ولیدؓ

○ صحابہ کرامؓ میں امین الامت کس کا لقب تھا؟

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

○ صحابہ کرامؓ میں سید الشہداء کس کا لقب تھا؟

حضرت امیر حمزہؓ

رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک

ریاض احمد، مانک

حجۃ الوداع سے واپس آنے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح میں گزارتے۔ ۱۸ یا ۱۹ صفر ۱۱ھ کو آپ جنت البقیع میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آئے تو طبیعت علیل ہوگئی۔ جب تک چلنے کے قابل رہے مسجد میں جاکر نماز پڑھاتے رہے، علالت زیادہ شدید ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ مرض کی حالت یکساں نہ تھی، کبھی شدید ہوجاتی کبھی افاقہ نظر آتا۔ ایک دن طبیعت کو ذرا سکون ہوا تو غسل فرما کر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ کی آہٹ پاکر پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے اشارے سے منع کیا جب نماز ہوچکی تو آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں اس بات پر خصوصیت سے زور دیا کہ یہود و نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے ذلیل کیا اور لعنتی قرار دیا کہ جب ان میں کوئی بزرگ یا مذہبی پیشوا مرجاتا تو اس کی قبر کو عبادت گاہ بنالیتے اور پرستش شروع کردیتے۔ دیکھو! تم ایسی حرکت نہ کرنا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ سوموار کے دن مطابق ۸ جون ۶۳۲ء بوقت شام وہ روح الاعظم عالم قدس میں پہنچ گئی۔

اگلے روز نعش مبارک کو حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن کردیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز میں سستی کرنے والے پر پندرہ طرح کا عذاب

ریاض احمد رضا، گورنمنٹ کالج مانک

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔

◇ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے۔

◇ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے۔

◇ قیامت کو اس کے اعمال نامے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔

◇ اور چوتھے یہ کہ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔

◇ پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔

◇ اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ

باقی ص۱۲ پر

ژوب کے ممتاز قبائلی و مذہبی راہنما حاجی محمد علی انتقال کر گئے

مرحوم تحریک ختم نبوت کے روح رواں تھے دینی راہنماؤں کی طرف سے گہرے رنج و غم کا اظہار

کوئٹہ، ژوب کے ممتاز قبائلی و مذہبی رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے جنرل سیکرٹری حاجی صوفی محمد علی جمعرات کو سول اسپتال کوئٹہ میں انتقال کر گئے مرحوم کی موت کی خبر ژوب میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی بلوچستان کے دینی اور سماجی حلقوں نے ان کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے حاجی صوفی محمد علی ژوب میں سیاسی اور مذہبی تحریکوں کے روح رواں تھے۔ انہوں نے گذشتہ چالیس سال عوام کی سماجی خدمت کی ۱۹۶۹ء میں ژوب میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۷۳ء میں ژوب میں مولانا سید شمس الدین کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا۔ انہوں نے کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مرحوم ژوب کے تمام سیاسی حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ حاجی صوفی محمد علی چند روز قبل بیمار ہوئے انہیں سول ہسپتال کوئٹہ پہنچایا گیا۔ جہاں ایک ہفتہ زیر علاج رہنے کے بعد جمعرات کو انتقال کر گئے۔ مرحوم کی میت خانوزئی پہنچا دی گئی جہاں انہیں سپرد خاک کیا جائے گا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد منیر الدین جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد جامع مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا آغا محمد، جامع مسجد گول کے خطیب مولانا عبدالرحیم رحیمی، مدرسہ حقانیہ کے مہتمم قاری عبدالحق حقانی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد، حاجی عبدالمنان، چوہدری محمد طفیل احرار حاجی فضل قادر شیرانی، مولانا محمد ادریس فاروقی جنرل سیکرٹری حاجی تاج محمد فیروز خلیل الرحمٰن، مولانا نذیر احمد تونسوی امیر محمد مگسی، قاری محمد یٰسین، حافظ محمد انور مندوخیل، فیاض حسن سجاد، ملک سعید حسن، حاجی نعمت اللہ خان حاجی عبدالمتین، سید سیف اللہ آغا، حاجی نسیم خان اور دیگر رہنماؤں نے مرحوم کی وفات کو دینی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا خان محمد، مولانا مفتی احمد الرحمان، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی و مقامی مبلغین، ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے کارکنوں نے مرحوم کی تحریک ختم نبوت سے متعلق خدمات کو سراہتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کی ہے اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ربوہ میں قادیانیت آرڈیننس پر جلد از جلد عملدرآمد کرایا جائے۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء پر عمل درآمد شروع کرنے پر حکومت کے مستحسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں قادیانی غیر مسلموں کے گھروں، دکانوں اور عبادت گاہوں سے کلمۂ طیبہ اور آیات قرآنی محفوظ کرانے کے بارے میں کاروائی جلد مکمل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کے مسلسل مطالبات ۔۔۔۔ ۱۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء پر ربوہ میں بھی مکمل عمل درآمد کیا جائے، کے سلسلے میں ۲۵ اپریل کو کلمۂ طیبہ اور آیات قرآنی محفوظ کرنے کی مہم شروع کی گئی جس پر قادیانی جماعت کے سرکردہ عہدیداروں نے اسلام ربوہ سے تین دن کی مہلت طلب کی کہ ربوہ میں تمام عمارتوں سے از خود کلمۂ طیبہ اور آیات قرآنی کے الفاظ ہٹا دیں۔

مولوی فقیر محمد نے کہا کہ قادیانی جھوٹ بولنے کے عادی ہیں، ان پر کسی صورت اعتبار نہ کیا جائے، اور تین دن گذرنے کے بعد ان کے خلاف باقاعدہ مقدمات درج کئے جائیں، جن میں مرزا منصور احمد قائم مقام صدر انجمن احمدیہ ربوہ، مرزا انور رشید احمد ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، مرزا غلام احمد ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، چوہدری حمید اللہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید مرکزی، محمود احمد بنگالی صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ حکیم خورشید احمد صدر عمومی ربوہ، شفیع اشرف ناظر امور عامہ، سلطان محمود انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزی، محمد اسلم شاد منگلا پرائیویٹ سیکرٹری مرزا طاہر احمد سیکرٹری اشاعت اور عبدالحئی ناظر اشاعت لٹریچر ربوہ شامل ہیں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

فیصل آباد میں ریٹائرڈ فوجی بشیر احمد پر قادیانیوں کا حملہ، پولیس نے مقدمہ درج نہیں کیا

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی سیف اللہ خان اور صوبائی وزیر اوقاف پنجاب ملک خدا بخش ٹوانہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پلاٹ نمبر ۲۱۳۔ بی بلاک پیپلز کالونی نمبر ۱ میں قادیانی مرتدوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کو بند کر دیا جائے اور پلاٹ نمبر ۸۹۔ بی بلاک پیپلز کالونی نمبر ۲ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کاروائی کی جائے۔ انھوں نے کہا کہ پیپلز کالونی نمبر ۱ بی بلاک نزد رحمانی مسجد قادیانیوں کے تین چار گھر ہیں جو آئے روز غیر قانونی اجتماعات کرتے رہتے ہیں، ایک پلاٹ نمبر ۲۱۳ بی میں غیر قانونی طور پر عبادت گاہ بنا رکھی ہے

جبکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کا دینی مدرسہ ہے اور چند قدم کے فاصلے پر رحمانی مسجد ہے۔ قادیانی مرتد باہر سے قادیانیوں کو بلا کر اس غیر قانونی عبادت گاہ میں اجتماع کرتے ہیں مرزا طاہر کی لندن میں کی گئی تقاریر کے کیسٹ بجاتے ہیں اور گرامی پلاٹ میں نوجوانوں کو بھیج لیتے ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے، جبکہ ایک قادیانی زندیق مبارک مرزا غلام احمد قادیانی کی نظمیں پڑھتا رہتا ہے، ان قادیانی غیر مسلموں کے سامنے ایک مسلمان ریٹائرڈ فوجی بشیر احمد کا گھر ہے جس کو آئے روز تنگ کرتے رہتے ہیں اور ۱۳ اپریل کو دو قادیانی نوجوانوں نے پستول کے ساتھ ان کی دکان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا، جس کی اطلاع تھانہ پیپلز کالونی کو دی گئی مگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ انھوں نے کہا کہ گذشتہ دنوں قادیانی غیر مسلموں نے غیر قانونی طور پر پلاٹ نمبر ۸۹ بی میں غیر قانونی سیرت کانفرنس منعقد کی جس پر کبھی پرچہ درج نہیں کیا گیا، جس کا فوری نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں کی خودسری ختم کی جائے۔

خدا تعالیٰ نے جناب حاجی محمد ریاض صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قبول فرمالیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ختم نبوت کانفرنس کوٹری میں تشریف لے گئے۔ اور حاجی محمد ریاض صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری نے ان کے اعزاز میں کریم جمخانہ ہال میں بڑا عظیم الشان استقبالیہ دیا جس میں احباب نے کثرت سے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے اپنے دعائیہ کلمات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حاجی محمد ریاض صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے قبول فرمالیا ہے۔ یاد رہے کہ کوٹری جیسے چھوٹے شہر میں حاجی صاحب موصوف کی محنت سے ساڑھے تین سو پرچہ تقسیم ہوتا ہے۔

کوٹری میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی

کے خلاف مسلمانوں کا جلوس اور زبردست مظاہرہ

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن حیدرآباد کے کارکنوں نے مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء کو بعد از نماز جمعہ مولانا نذیر احمد بلوچ، حاجی محمد ریاض صاحب، حاجی ملک محمد الیاس صاحب کی زیر قیادت ایک بہت بڑا جلوس اور مظاہرہ کیا۔ واضح رہے کہ کوٹری کے صنعتی علاقے میں گذشتہ چند ماہ سے مختلف کارخانوں میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے باعث مزدوروں میں سخت بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء کو مزدوروں کے ایک وفد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے صدر حاجی محمد ریاض صاحب کو اطلاع دی کہ قادیانی جماعت کوٹری کے صدر مبشر کے بیٹے مظفر احمد، محبوب احمد نے رانا محمد حنیف کے گھر گھس کر خواتین کو زدوکوب کیا اور بعد ازاں محمد حنیف پر پے در پے خنجروں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا مقامی پولیس کو اطلاع کرنے پر جب قادیانیوں کی گرفتاری ہوئی تو پولیس نے ملی بھگت کر کے ملزموں کو اسی وقت چھوڑ دیا اور وہ مسلمانوں کے علاقے میں دندناتے پھرتے ہیں۔ مزدوروں کے وفد نے حاجی ریاض صاحب سے تعاون کی درخواست کی تو حاجی صاحب موصوف نے عالمی مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ کو دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں اطلاع دی تو مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء بعد از جمعہ جامع مسجد کوٹری میں ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسے کا پروگرام بنایا گیا تو ہزارہا مزدوروں اور ملوں کے افسران نے ختم نبوت کے جلسے میں شرکت کی تو مولانا نذیر احمد بلوچ نے تقریباً پون گھنٹہ قادیانیوں کے خلاف تقریر کی اور مقامی پولیس کی پر زور مذمت کی اور مرکزی جماعت ختم نبوت کی طرف سے اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ بعد ازاں حاجی محمد ریاض صاحب نے خطاب کیا۔ اور حاضرین جلسہ کو تھانے کے گھیراؤ کا حکم دیا تو سینکڑوں مسلمانوں نے جلوس میں شرکت کی اسلام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے یہ جلوس کوٹری کے مختلف راستوں سے تھانہ پر پہنچا اور قادیانیوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ پیش کیا۔ کوٹری کے ایس ایچ او صاحب تشریف لائے اور ختم نبوت کے مجاہدین کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ وہ ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قربان ہونے کو تیار ہیں تو ایس ایچ او نے پولیس کی ایک گاڑی بھیج کر اسی وقت قادیانیوں کو گرفتار کرایا۔ قادیانیوں کو حوالات میں بند کیا گیا۔ تو تمام حاضرین نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ آخر میں مولانا نذیر احمد بلوچ، حاجی محمد ریاض صاحب، حاجی محمد الیاس صاحب نے ایس ایچ او کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے بروقت اقدام سے کوٹری کا امن محفوظ رہا۔

مولوی فقیر محمد کا صدر پاکستان کے نام ٹیلیگرام

فیصل آباد (نامہ نگار) صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے مسلح افواج سے ۴۸ قادیانی غیر مسلم منکرین جہاد افسران کو نکالنے کا کیس سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو ضروری کارروائی کے لئے بھیج دیا ہے، اس امر کی اطلاع پریذیڈنٹ سیکریٹریٹ ایوان صدر اسلام آباد کے ڈائریکٹر حافظ خالد محمود نے ایک یادداشت کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو

اخبار ختم نبوت

دی ہے۔ اس ضمن میں کچھ عرصہ قبل یہ کیس ایوان صدر نے جنرل ہیڈ کوارٹرز اے جی برانچ پی ای ڈپارٹمنٹ راولپنڈی کو ارسال کیا گیا تھا جس پر ایڈجوٹنٹ جنرل غلام محی الدین نے یہ کیس واپس ایوان صدر اسلام آباد کو بھیج دیا تھا۔ قادیانی افسروں کو فوج سے نکالنے کے بارے میں یہ معاملہ متعلقہ وزارت کے سپرد کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ اس سلسلے میں دوبارہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے ایک یادداشت اور ٹیلی گرام کے ذریعے استدعا کی گئی کہ ملک اور قوم کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر ۲۳۸ قادیانی افسروں کو فوج کی ملازمت سے فارغ کرنے کے لئے متعلقہ منسٹری کو ہدایات جاری کی جائیں۔ جس پر اب یہ کیس اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجا گیا ہے۔

سدرن گیس کمپنی کے قادیانی جنرل منیجر کے انتقامی ظلم سے بہاولپور کے مسلمانوں کو بچایا جائے

مسٹر این اے خان قادیانی اپنے گھناؤنے منصوبے کی تکمیل کیلئے مسلمانوں کی تذلیل اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ قادیانیت کا منہ کالا کرنے والا پہلا تاریخی شہر بہاولپور اس کے انتقام کا مرکز بنا ہوا ہے۔ کبھی دھرنال گیس پلانٹ میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے اور کبھی اچانک سنڈر گیس کی سپلائی بند کر دیتا ہے۔ جو کہ اہل بہاولپور کے لئے بے حد پریشانی اور تشویش کا باعث ہے۔ اہل بہاولپور احتجاج کرتے ہیں کہ مسٹر این اے خان کو برطرف کیا جائے اور اعلیٰ اختیاراتی جج سے تحقیقات کرا کے اسے پوری پوری سزا دی جائے۔

یونائیٹڈ بینک ہزارہ کے سرکل انچارج کو فوراً تبدیل کیا جائے

مانسہرہ۔ (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے سرکل انچارج ایم رباب کو ہزارہ سے فوری طور پر تبدیل کیا جائے، کیونکہ مذکورہ شخص قادیانی ہے اور ڈاکٹر عبدالسلام کا رشتہ دار بتایا جاتا ہے، اس لئے اس کو یہاں سے فوراً تبدیل کیا جائے، بصورت دیگر ہزارہ کے غیور جسور عوام یو۔بی۔ایل سے بائیکاٹ کریں گے اور اپنے کھاتے دوسرے بینکوں میں منتقل کرنے پر مجبور ہوں گے۔

آج مانسہرہ شہر میں جمعہ کے خطبات میں تمام علماء خطباء نے مطالبہ کیا کہ یونائیٹڈ بینک کے سرکل انچارج کو فوری تبدیل کیا جائے۔ ہزارہ ڈویژن کی مشہور اور مرکزی مسجد مانسہرہ میں حضرت مولانا عبداللہ خالد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالغفور خطیب جامع مسجد فاروق اعظم، مولانا قاضی رفیق الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد کنگو، خطیب اعظم مانسہرہ حضرت مولانا عبدالحئی، مولانا قاضی مشتاق، مولانا عبدالحق، مولانا قاری محمد افضل، مولانا محمد یونس، مولانا قاری فضل الحق، مولانا قاری عبیداللہ، مولانا ظاہر شاہ اور دیگر علماء کرام نے بھی ایسا ہی مطالبہ کیا۔ اسی طرح ضلع ایبٹ آباد کے علماء کرام مولانا شفیق [illegible]، مولانا سید اصغر علی شاہ ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا محمد مشتاق، مولانا سید اکبر شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا مفتی نعیم نے بھی یہ قرارداد پاس کی۔ نیز مانسہرہ کے علماء کرام نے یونائیٹڈ بینک مانسہرہ کے عملہ کو مبارکباد دی کہ انہوں نے مذہبی غیرت کا ثبوت دیا ہے۔ جب سرکل انچارج یونائیٹڈ بینک مانسہرہ میں دورہ پر آیا تو گن مین سے لے کر یو۔بی۔ایل کے مینیجر تک نے مذکورہ شخص سے نہ تو سلام اور نہ مصافحہ کیا، نہ سلام کا جواب دیا، جب سرکل مصافحہ کے لئے آگے بڑھتا تو بینک کا عملہ ہاتھ پیچھے کھینچ لیتا اور کسی نے اس کا استقبال نہ کیا۔ اس بات پر مذکورہ شخص بہت پریشان ہوا۔ مانسہرہ کے تمام علماء کرام یو۔بی۔ایل کے مانسہرہ کے اسٹاف کو ہدیہ تحسین و مبارکباد پیش کرتے ہیں یہ ان کی غیرت ایمانی کا تقاضہ تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نتیجہ تھا جو انہوں نے پورا کیا۔

ضلع فیصل آباد کے دیہات میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں پر احتجاج

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صوبائی وزیر اوقاف ملک خدا بخش ٹوانہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع فیصل آباد کے سات دیہات میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر کارروائی کی جائے اور قصوروار قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور سی کے تحت باقاعدہ مقدمات درج کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ تھانہ ڈجکوٹ کے علاقہ میں چک نمبر ۸۸ ج ب اور چک نمبر ۲۷۶ گوکھوال میں قادیانی غیر مسلموں کے عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ آویزاں ہیں اور چک نمبر ۸۸ کی قادیانی عبادت گاہ میں غیر قانونی طور پر اذان بھی دی جاتی ہے اور اردگرد کے دیہات کے قادیانی اس چک میں جمع ہو کر مرزا طاہر کی تقریروں کے کیسٹ بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چک نمبر ۳۸۷ سرشمیر روڈ اور چک نمبر ۹۲ رتنا میں بھی قادیانی عبادت گاہوں پر آیات قرآنی اور چک نمبر ۸۹ میں کلمہ طیبہ کے بورڈ لکھے ہوئے ہیں اور باہر موٹے الفاظ میں بیت الحمد لکھا ہوتا ہے۔ یہ دیہات تھانہ ٹھیکری والا میں آتے ہیں۔ اسی طرح چک نمبر ۴۱ الگوکھوال تھانہ نشاط آباد کی قادیانی عبادت گاہ پر اب قادیانیوں نے لاؤڈ سپیکر نصب کر لیا ہے اور باقاعدہ کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ لگے ہوئے ہیں جبکہ اس چک میں پانچ قادیانی غیر مسلموں کے خلاف عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہے اور چک نمبر ۲۸۷ ج ب میں بھی دس قادیانی غیر مسلموں کے خلاف دو مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تھانہ کھڑیانوالہ کے علاقہ میں چک نمبر ۲۰۱ بیدیاں اور چک نمبر ۹۶ گھسیٹ پورہ میں قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ لکھا ہوا ہے اور چک نمبر ۹۱ میں اذان دی جاتی ہے۔

کوٹ غلام محمد میں قادیانیوں اور شیزان کا بائیکاٹ

گذشتہ دنوں کوٹ غلام محمد ضلع تھرپارکر کے غیور نوجوانوں کے زیر انتظام یہاں ایک تنظیم "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا قیام عمل میں آیا۔ انجمن کا قیام عمل میں آتے ہی فوراً تنظیم کے نوجوانوں نے یہاں کوٹ غلام محمد کے رہنے والے قادیانیوں سے بائیکاٹ شروع کردیا۔ یہاں کوٹ غلام محمد میں ان کی دو ڈیلرشپ قائم ہیں جن کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے اور یہاں پر گذشتہ دنوں شیزان کی گاڑی آئی تھی جس کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا اور کوٹ غلام محمد کے دکانداروں نے ان سے کچھ بھی نہ خریدا اور ان کو مایوس ہو کر لوٹنا پڑا۔ گذشتہ جمعہ مجلس کی مشاورتی کمیٹی کے مشیر اعلیٰ جناب حافظ محمد امان اللہ خطیب جامع مسجد نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا کہ شیزان فیکٹری کا تمام مسلمان مکمل بائیکاٹ کریں۔ تمام مسلمانوں نے یہ وعدہ کیا کہ ہم انشاء اللہ مکمل بائیکاٹ کریں گے۔

مولانا محمد احمد کا پکالاراں میں خطاب

رحیم یار خان (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد احمد صاحب نے گذشتہ دنوں اپنے مشن کے سلسلے میں مدرسہ تعلیم القرآن موضع پکالاراں تحصیل لیاقت پور کا دورہ کیا۔ انہوں نے مدرسہ میں لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی انہوں نے اپنے خطاب میں لوگوں کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں کیونکہ قادیانی ملک دشمن سرگرمیوں میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ یہ مسلم امہ کے اتحاد کے دشمن ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آپ مرزائیوں کیساتھ کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں۔

بنرز کمپنی کے مالکان کو مبارکباد

جھنگ سے بنرز کمپنی کی ایجنسی ممتاز مرزائی سے ختم کردی گئی۔ مولانا محمد جمیل خطیب شہری مسجد دلیوالہ، عالمی ختم نبوت ضلع جھنگ کے رہنما نے اپنے مشترکہ بیان میں بنرز کمپنی کے مالکان کو مبارک باد پیش کی ہے۔ کہ ان کے علم میں جیسے یہ بات لائی گئی کہ ان کی کمپنی کا جھنگ کا ڈپو ہولڈر ممتاز جھنگ کا ایک باثر مرزائی ہے تو انہوں نے اسلامی غیرت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی کمپنی کی ایجنسی منسوخ کرکے اس سے اپنا تمام مال اٹھالیا اور کاروباری تعلق ختم کردیا اور دوسری مسلمان کمپنیوں سے بھی اپیل کی کہ وہ بنرز کمپنی کی روایات کو اپنائیں اور مرزائیوں سے لین دین ختم کردیں۔

ضلع بدین میں سات قادیانیوں کا قبولِ اسلام

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے پریس ریلیز کے مطابق گولارچی ضلع بدین میں حضرت مولانا محمد قاسم مجاہد ختم نبوت کے دست پرست پر سات قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجی اور اسلام قبول کیا۔ واضح رہے کہ جس دن سے ضلع بدین میں تیل نکلنا شروع ہوا ہے تو قادیانیوں نے ضلع بدین کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا ہوا تھا۔ لیکن مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور کارکنوں نے مسلسل قادیانیوں کا تعاقب کیا ہوا ہے ضلع بدین کے عظیم خطیب اور مجاہد ختم نبوت مولانا محمد قاسم نے پورے ضلع میں قادیانیوں کا جینا حرام کررکھا ہے۔ اس سلسلے میں موصوف کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑی ہیں۔ مولانا نذیر احمد بلوچ کا مولانا موصوف کے ساتھ مکمل رابطہ ہے اور حیدرآباد کی جماعت کا مکمل تعاون مولانا محمد قاسم کو حاصل ہے۔ جن قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔ مقصود علی ولد اشرف علی، محمد سلیم ولد مقصود علی، محمد ساجد ولد مقصود علی، صالحہ خاتون زوجہ مقصود علی، نسیم خاتون بنت مقصود علی، طارق سلیم ولد محمد سلیم، فیروزہ خاتون بنت محمد سلیم

شیزان کیخلاف خوشاب میں ختم نبوت کے کارکنوں کا گشت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما، ایک بڑی تعداد میں مولانا قاری سعید احمد سعد کی قیادت میں ہمراہ عصر کے بعد دفتر ختم نبوت سے مارچ کرتے ہوئے ایک تبلیغی گشت کے انداز میں ایک ایک دکان پر جاتے ہیں اور دکاندار کو نہایت تحمل اور پیار سے شیزان کے مرتد ادارے سے آگاہ کیا جاتا ہے اور تاکید کی جاتی ہے کہ اس کے متبادل مشروب رکھ لیں اور اسے واپس کردیں یا توڑ دیں۔ شیزان کے بارے میں ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اس مکروہ برتن کو اپنی دکان میں رکھنا پسند کرے۔ لہٰذا اب تک شبان ختم نبوت کا تبلیغی گشت جس دکان پر بھی گیا ہے مایوس نہیں لوٹا۔ ابھی عشرہ انسداد شیزان کے کچھ دن باقی ہیں۔ اس لیے امید کی جاتی ہے کہ اس کارروائی کے اختتام پر شہر میں کہیں بھی شیزان بوتل نہیں ملے گی۔ شبان ختم نبوت کے اس تبلیغی گشت میں ایک امیر ہوتا ہے ایک متکلم اور باقی افراد خاموشی سے ساتھ چلتے ہیں جن کے سینوں پر شبان ختم نبوت کے بیج اور سر پہ سبز ٹوپیاں ہوتی ہیں۔ اس عشرہ کی دوسری کارروائی یہ ہے کہ مختلف قسم کے پمفلٹ اور سٹکرز شیزان کے خلاف چھاپے جاچکے ہیں۔ اور چھاپے جارہے ہیں۔ جو اللہ کے فضل و کرم سے لگائے جارہے ہیں۔ اور لگائے جائیں گے۔

بقیہ: زکوٰۃ کی شرعی حیثیت

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے اوپر ایمان لائیں اور جو میں لایا ہوں اس کو قبول کریں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلیتے ہیں مگر اس کے حق کیساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔"

بقیہ: حضور کے خطوط

ڈراؤں تاکہ کافروں پر اتمام حجت ہو جائے۔

تم اسلام میں داخل ہو جاؤ امن و سلامتی میں رہو گے، اگر تم نے پیغام حق سے روگردانی کی تو تمام مجوسیوں کا وبال تمہارے کندھوں پر ہوگا۔

کسریٰ پر اس کا الٹا اثر ہوا۔ اور اس نے حکومت کے نشہ و زعم میں چور کر اسے پھاڑ دیا، جب رسول مقبول کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ اسی طرح اس کی سلطنت کے ٹکڑے کر دے گا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ آپ کی وفات سے چند سال بعد مسلمانوں نے ایران پر حملہ کر کے اس کی سلطنت کو زیر نگیں کر لیا، اس کے علاوہ آپ نے بحرین، بصریٰ، یمامہ کے حاکموں کو بھی خط لکھے۔

حاکم مصر کے نام: حاکم مصر مقوقس کے نام یہ خط تحریر کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی طرف سے۔

قبطیوں کے سردار مقوقس کے نام

جس نے راہ ہدایت اختیار کی، اس پر سلامتی ہو۔

اما بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لو امن و سلامتی میں رہو گے، اللہ تمہیں دوچند اجر دے گا اگر تم روگردانی ۔ ۔ ۔ کرو گے تو ہر قبطی کا گناہ تمہاری گردن پر ہے، اے کتاب والو! آؤ آپس میں مشترک بات پر اتفاق کر لیں وہ یہ کہ ہم سب ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، خدا کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں، اگر تم روگردانی کرو تو کہو کہ گواہ رہو ہم فرمانبردار مسلمان ہیں۔

مقوقس قیصر روم کا صوبائی حاکم تھا، ہرقل کی طرح اس نے بھی آپ کے خط کی بڑی عزت و تعظیم کی اور آپ کے سفیر حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بہت سے تحائف بھیجے جن میں ماریہ قبطیہ بھی تھیں، جو بعد میں ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ کہلائیں، اس کے علاوہ نجاشی شاہ حبشہ کو بھی خط لکھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے سچے راستے پر چلنے کی توفیق و ہمت عطاء فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: معجزات

علیؓ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں اتنا سخت بیمار تھا کہ دعا کرتا تھا کہ یا اللہ اگر میری موت آگئی ہے تو جلد آ جائے تاکہ بیماری کی تکلیف سے جلد نجات مل جائے اور اگر ابھی زندگی باقی ہے تو اس مرض سے شفا دے اور اگر یہ بیماری میری جانچ کے لیے ہے تو مجھے صبر دے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سن کر علیؓ کو پاؤں سے مارا اور فرمایا کہ کیا کہتے ہو؟ ذرا پھر کہنا۔ علیؓ نے وہی دعا پڑھی، تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کو شفا دے، حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں اس دن اچھا ہو گیا اور اس دن سے وہ درد کبھی نہیں ہوا۔

بقیہ: صدیق اکبرؓ

(۸۶) قبیلہ بنی مصطلق کے لوگوں کے استفسار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کی جن کے متعلق تصریح فرمائی

(۸۷) جن کو علی ابن ابی طالبؓ نے خیر الامت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

(۸۸) جو عشرہ مبشرہ کے سرلشکر ٹھہرے۔

(۸۹) جن کی اقتداء کا حکم اپنے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (پ توبہ)

(۹۰) جن کو وفات کے دن وہی یوم نصیب ہوا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوا

(۹۱) جن کو وہی عمر نصیب ہوئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوئی

(۹۲) جو وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں سابق الغایات ٹھہرے

(۹۳) جن کی مجالی طبیعت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی تھی

(۹۴) جو ہر قول و فعل میں حضور صلی اللہ علیہ کی سنت پر اتباع کرنا اپنا فرض جانتے تھے۔

(۹۵) جن کی بیٹی کی طہارت پر شہادت خداتعالیٰ نے قرآن پاک میں دی۔ (پ نور)

(۹۶) جن کے متعلق حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے علی الاعلان فرمایا کہ جو انہیں صدیق نہ سمجھے خدا اسے سچا نہ کرے

(۹۷) جنہوں نے اپنے پرانے کپڑے کفن کے لیے مناسب سمجھے

(۹۸) جنہوں نے نئے کپڑے دین کے مجاہدوں کے لیے مناسب اور موزوں تصور کیے۔

(۹۹) جنہوں نے انصارؓ سے خلافت لے کر مہاجرین کا حق جتلا کر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک پہنچائی۔

(۱۰۰) جو جب تک زندہ تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرہ دار رہے اور وفات پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہرہ دار بنے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

بقیہ: آپ کے مسائل

کو بھی شروع کر دی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں جانے کی اجازت دی گئی تھی، تو فقہائے امت نے ان کے جانے کو مکروہ قرار دیا۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے۔

لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل

(صحیح بخاری ص۱۲۰۔ صحیح مسلم ص۱۸۳ موطا امام مالک ص۱۸۴)

ترجمہ: عورتوں نے جو نئی روش اختیار کر لی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

●●●●●

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور تمہارے بعد کوئی اُمت خبردار اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے دیتے رہو اور اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو۔ تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اشتہار ——— از بندۂ خدا

اسے ضرور پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں

بندہ آج سے ۳۸ سال قبل آنکھوں سے نابینا تھا

میرے پاس ایک سرمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس سرمہ سے شفا عطا کی۔ یہ سرمہ کالا موتیا، دھند، جالا، ککرے، خارش دکھتی آنکھ، پانی بہنا، گدآنا اور ایک حروف کے دو حروف نظر آنا، پڑوال پڑنا، نظر کمزور ہونا، چشمے کی علت، غرض آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لیے بہت مفید، تجربہ شاہد ہے۔ سفید موتیے والے استعمال نہ کریں وتندرست آنکھ والے استعمال کریں تو ان کی آنکھیں بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گی۔ قیمت فی شیشی ۔/10 روپے

بیرون ملک سے سرمہ منگوانے والے اپنے آرڈر کے ہمراہ ایک ڈالر کا ڈرافٹ فی شیشی روانہ کریں۔

نوٹ: آرڈر بھیجنے والے حضرات ایک شیشی یا دو تین کا پیشگی رقم بمعہ ڈاک خرچ پانچ روپے کم از کم بھیجیں۔ بعض آرڈر کر دیتے ہیں پھر وصول نہیں کرتے۔ جواب طلب بات کے لیے جوابی لفافہ یا جوابی کارڈ بھیجیں۔

حیرت انگیز طاقت

کمزوروں کو توان کرنے والی، سیروں خون پیدا کرنے والی، مقوی معدہ، ضعف جگر اور ہیضہ کے لیے مفید ہے۔ تجربہ شاہد ہے قیمت مکمل کورس 100 عدد گولی ۔/40 روپے نصف کورس ۔/25 روپے۔

ترکیب استعمال: بلغمی مزاج والے ہمراہ پانی یا چائے اور دودھ کے ساتھ ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام استعمال کریں۔

دمورد گردے کی پتھری اور پتھری مثانہ، پتھری پتہ کا سو فیصد کامیاب کورس ۳۰ عدد کیپسول قیمت ۱۵۰ علاوہ ڈاک خرچ

پتہ: محمد حسین، حسین پوری (فاضل خیر المدارس) چک ۳۳۵ ڈبلیو بی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی (پاکستان)

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات ذکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ـ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون - ۷۱۱۹۷۱

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸